بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ
بیاد سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

ید اللہ علی الجماعة۔ ترمذی
لا جماعة الا بامارة۔ دارمی

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی
نگران اعلیٰ: عاصم عارف روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک | ۹ ربیع الثانی 1431ھ 26 تا یکم اپریل 10ء | شمارہ 12 | فون: 7656730 فیکس: 7659847

﴿گلستان حدیث سے کچھ پھول چننے میں نے﴾

﴿قرآن اگر چمن ہے تو حدیث اس کے پھول ہیں۔ قرآن اگر پھول ہے تو حدیث اس کی خوشبو ہے﴾

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجتے وقت ارشاد فرمایا: ''کہ سب سے پہلے دعوت جو لوگوں کو دے توحید پر ہو'' [صحیح بخاری]
ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے فرشتے نے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو گا تو جنت میں جائے گا اگرچہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو'' (اس حدیث میں چوری یا زنا کو حلال نہیں کیا گیا بلکہ شرک کی ہولناکیاں باور کرانا مقصود ہے)۔ [صحیح مسلم]
سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو (ان میں ایک شرک ہے)۔ [جامع ترمذی، مسلم]
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبریں پکی کرنے اور ان پر عمارتیں کھڑی کرنے اور ان پر (مجاور بن کر) بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ ''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟
تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو پیدا کیا۔'' [بخاری و مسلم] نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کہ غلام اپنے آقا کو میرے مولا نہ کہے، کیونکہ تمہارا مولا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔'' [صحیح مسلم] سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں جس پر ہمیشگی اختیار کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کر اور کسی کو اس کا شریک نہ بنا، نماز پڑھ، زکوٰۃ ادا کر اور روزے رکھ۔ ﴿فاعلم انه لا اله الا الله﴾ پس جان رکھو! کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ابو درداءؓ سے روایت ہے: کہتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ: ''شرک نہ کرنا چاہے تمہیں کاٹ دیا جائے یا جلا دیا جائے اور فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا۔ [مسند احمد، سنن ابن ماجہ] ﴿اتبع ما اوحی الیک من ربک لا اله الا هو واعرض عن المشرکین﴾ (اے پیغمبر ﷺ) جو حکم آپ کو وحی کیا جاتا ہے اس کی پیروی کرو، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کر لو۔
﴿ذلکم الله ربکم خالق کل شیء لا اله الا هو فانی تؤفکون﴾ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ ہمارے عقیدے کی اصلاح فرمائے۔ آمین [وقار احمد بھٹی]

www.jaamia.info جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس

سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

جامعہ محمدیہ اہلحدیث خانپور

چونتیسویں سالانہ عظیم الشان 34

ان شاء اللہ

26	27	28
جمعہ	ہفتہ	اتوار

مارچ 2010

۹، ۱۰، ۱۱ ربیع الثانی

مہمانان گرامی

زیر صدارت

ڈاکٹر حافظ عبد الکریم صاحب

زیر امارت

قائد ملت اسلامیہ مفکر اسلام سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب

علامہ عبد اللہ ناصر رحمانی

عبد الرشید اظہر صاحب

محمد اسحاق

عبد الحفیظ

جامعہ محمدیہ اہلحدیث خانپور ضلع رحیم یار خان پاکستان

068 5571589

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث
لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 12
9 ربیع الثانی ☆ 1431ھ
26 مارچ ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس : 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر : پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی : مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر : مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر : شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی

فہرست

اداریہ 3
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ آل عمران 9
دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی...... 11
فل باڈی اسکینگ ملی غیرت...... 14
مدارس کے اساتذہ طلباء...... 15
ہماری نمازوں کا حال 17
جماعتی خبریں 18

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

الشیخ ابورجال

ملک نہیں، اسلام نہیں.........صرف ڈالر اور حکومت

یہ کہ کامیاب فوجی آپریشن کردیا گیا ہے ہزاروں افراد کے قتل کے بعد دعویٰ کہ دہشت گردی کا خاتمہ کردیا گیا ہے حالانکہ بات وہیں کی وہیں ہے اس لیے کہ اصل بات اصل مرض کی طرف جانے کی جرأت ہی نہیں۔ امریکہ بہادر ناراض ہوجائے گا مگر مسئلہ صرف اتنا تھا کہ ویسے بھی گوریلہ جنگ میں اصول بھی یہی ہوتا ہے حتیٰ کہ عام جنگ تک میں یہی صورت حال وارد ہوتی رہتی ہے کہ خوف وہراس کی صورت پیدا کی جائے۔ لاہور کے خاص کر اقبال ٹاؤن کے دھماکے آپ کے سامنے ہیں 2010ء کے پہلے 70 دن میں 15 دھماکے 321 اموات جبکہ 2009ء میں 70 دنوں میں 11 دھماکے اور 105 اموات۔

مرض کی جڑ کا علاج کیے بغیر پھوڑے کاٹنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے جب فوجی آفیسر مذہبی جماعتوں کو ملک کا دشمن کہنے لگ جائیں اسلامی شعار کی سٹیج ڈراموں میں جانے کس کے اشاروں پر توہین کی جارہی ہے کچھ لوگ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ چند ہزار انگریزوں نے کروڑوں ہندوستانیوں پر حکومت کی انٹیلی جنس ایجنسیوں کا کمال تھا اس سلسلہ کے اندروہ روئی تحریک اور ریشمی رومال کی ناکامی کی تحریکوں کا حوالہ دیتے ہیں ان تحریکوں کی ناکامی کے بعد علماء نے عمومی طور پر اپنی حکمت عملی قدرے تبدیل کرلی تھی لیکن جب ایک وفاقی حکومت کی آشیرباد سے ایک صوبائی حکومت کو گرانے کے لیے اشارے دیے جائیں اور صورتحال ایسی کہ جنگ غیروں سے نہیں اپنوں سے ہے۔

یہ درست ہے کہ حکومتوں کے خلاف تقریباً سب کی سب سازشوں کا بروقت علم ہوجاتا تھا بلکہ اکثر ان میں سے ناکام ہوگئیں۔ قاتل لیاقت علی خان، سید اکبر نامی گرامی ایجنٹ۔ پہلی صف میں کیسے آیا اور بغیر تلاشی کے بیٹھ کیسے گیا؟ جب ایجنسیاں ہی ملوث ہوں تو کسی پر ملبہ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد پر عمل کیوں نہیں کیا جارہا؟ اور اب پہلی بار طالبان نے لفظ جہاد کی بجائے لفظ جنگ استعمال کیا۔ یہ کسی نظریاتی تبدیلی کے بغیر ممکن نہیں اور اس ہدایت نامہ کی عبارت اب یہ مفہوم دے رہی ہے کہ طالبان اب خودکش حملوں کو جہاد کہنے سے گریزاں ہورہے ہیں اور اسلام جوش جذبات میں حیا برقرار رکھنے کا حکم دیتا ہے، نہ کہ سر سے ڈوپٹہ اتارنے کا جیسا کہ سرحد اسمبلی میں کیا گیا شہباز شریف کے بیان کو غلط رنگ دینے سے مقاصد حل ہوتے ہوئے نظر نہیں آرہے۔ لاہور میں ملک قیوم، پرویز مشرف کے دست راست تھے ان کی ایک بہن پیپلز پارٹی کی ایم این اے اور بھائی میاں صاحب کی ٹکٹ پر ایم این اے بن گئے اگر ملک قیوم کا بھائی ہونے کے باوجود بلکہ، پرویز، یاں صاحب کی آنکھوں کا تارا ہوسکتے ہیں تو یہ کہاں سے ضروری ہوجاتا ہے؟ کہ ہارون الرشید بھائی بھی ان جیسا ہی ہوگا۔

قاری حسین جو کہ حکیم اللہ مسعود کے دست راست ہیں ان کے پاس ٹریننگ کے لیے آنے والوں کی نہ پہلے کمی تھی نہ آئے گی۔ استاد فدا ئین تو ضرور ہیں لیکن ماسٹر مائنڈ نہیں، ماسٹر مائنڈ ہم ہیں، ہماری پالیسیاں ہیں، مال ہم بناتے ہیں، سپلائی ہم کرتے ہیں، وہ تو صرف نکھارتے ہیں، یہی پالیسیاں رہی تو ظلم کا یہ سلسلہ جاری رہے گا سوات اور وزیرستان کی طرح ہزار آپریشن کرلیں نہ خودکش حملے رکیں گے نہ امن آئے گا۔

بعض کالموں کے اندر یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ اس میں بجا طور پر امریکہ کو جو کہ ایک سامراجی طاقت ہے نا قابل تسخیر ہونے کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے اس کی حکمت علمی کی داد دی جاتی ہے پتا نہیں اس چیز کی کیا قیمت وصول کی جاتی ہے؟ اور کتنے کالم نگار اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں اور ان کی ان پالیسیوں کے پیچھے اصل ڈوری ہلانے والے ہمارے ملک کی کون سی پردہ نشین شخصیات چھپی ہوئی ہیں۔ جن کی جائیدادیں باہر ہیں، بینک اکاؤنٹ باہر ہیں، بچے باہر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، بیگمات بھی اکثر باہر کے دوروں پر مصروف رہتی ہیں لیکن ان کا یہاں ملک میں رہنا بامر مجبوری ہے یعنی لوٹ مار کے لیے ان کالم نویسوں میں وہ بھی شامل ہیں جو کہ کل تک وزیر اعظم کی تقریریں لکھا کرتے تھے اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو لکھ رہے ہیں کہ اب کی بار امریکہ کی طالبان کے خلاف حکمت عملی نا قابل شکست ہے اور اسی تناظر میں وہ فوجی سربراہوں کا ذہن بھی متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اگر زمینی حقائق کو دیکھا جائے تو پاکستان کی جو پوزیشن ہے وہ کسی صورت میں بھی بھارت حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ نیٹو فورسز کا 80 فیصد سپلائی پاکستان سے گزرتی ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں بھارت صفر ہے اسی طرح امریکہ کا بھارت کی طرف جھکاؤ چین کے گھراؤ کے لیے ہے جبکہ چین اور پاکستان بہترین دوست ہیں اور اسی وجہ کی بناء پہ بھارت کی اس پیشکش کہ وہ افغان فورسز کی تربیت کرنے پر پذیرائی نہیں مل رہی ہے بلکہ اس کے مقابلہ میں پاکستان کی آفر کے رد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کے ساتھ یہ بات بھی محل نظر ہے کہ بعض جگہوں پر مذہبی مکاتب فکر کے اندر انتہا درجہ کی سختی پائی جاتی ہے اور محسوس یہی ہوتا ہے کہ اعتدال کا دامن چھوٹتا جارہا ہے خاص کر ایسی حالت میں جب حکومت کے پروردہ دانشور اور سکالر اسلام کو اپنے زاویہ نظر سے دیکھتے ہیں اور پھر اسے جدید رنگ دینے کی کوشش کرتے ہوئے تبدیلی اور تحریف کے مرتکب ہوتے چلے جاتے ہیں۔

جبکہ اسی طرح کالم نگاروں میں سے بعض لکھتے ہیں کہ دہشت گردوں کے مطالبات کیا ہیں یہ کسی سے پوشیدہ نہیں وہ ایک مخصوص مسلک اور ظہور اسلام سے قبل کے جاہلانہ قبائلی طرز زندگی کو اسلام قرار دے کر پورے پاکستان پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ویژن اور نقطہ نظر اصل میں سرسید احمد خاں، اسلم جیراج، تمنا عمادی اور جدید دور میں غامدی جیسے لوگوں کا ہے کالم نگار لوگوں کا یہ میدان نہیں ہے بلکہ وہ دانستہ اور غیر دانستہ ان کے نظریات کا پرچار کرتے چلے جارہے ہیں جس کا لازم نتیجہ محمد ﷺ کی حیثیت کو متاثر کرنا لازم آتا ہے نتیجتاً اسلام کی بنیادیں تک ہل جائیں گے ابھی پچھلے دنوں ایک کالم نگار فوت ہوئے ہیں وہ بھی اسی چیز کا شکار تھے حالانکہ ان کی سینارٹی اور مہارت میں کسی کو کلام نہیں تھا مگر اسلام کو درست طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کی تحریروں میں استشراقیت کی جھلک نظر آتی تھی اور علماء کا طبقہ کبھی جدید تعلیم کا مخالف نہیں رہا بلکہ وہ تو اس چیز پر زور دیتے ہیں کہ جدید علوم ملکی دفاع اور اسلام کی سربلندی میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں لیکن وہ صرف طریقہ کار اور میڈیا (زبان) کے انداز پر معترض ہیں خاص کر جبکہ جنوبی کوریا، چین، جاپان، روس، دیکھ لیں کہ انہوں نے انگریزی کے بغیر ترقی نہیں کی لیکن انگریزی زبان کو رگ حیات قرار دینا زبان کے درجے کو یہ درجہ قرار دینا یہ یقیناً قابل گرفت ہے۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا مسئلہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا اور نہ ہی ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ فزکس میں پی ایچ ڈی کرنے والی خاتون جس نے امریکہ یونیورسٹی سے یہ ڈگری حاصل کی آخر وہ کونسی وجہ بنی کہ اتنے جدید علوم والی خاتون امریکہ کے لیے دردسر بن گئی۔ حالانکہ وہ نہتی عورت کس جگہ میدان جنگ کی کمانڈ کر رہی تھی اصل بات یہ ہے کہ امریکہ کی امت مسلمہ سے اس کی پالیسیوں کی بناء پہ اور اس کے نظریات کی وجہ سے ایک ذہنی جنگ جاری ہے اور جاری رہے گی یہاں تک کہ یا تو وہ لوگ اپنی اسلام مخالف پالیسیاں تبدیل کرلیں یا مکافات عمل انتظار کرتے ہوئے امریکہ کے معاشی خاتمے کا انتظار کرے۔ اب تک کے اعداد وشمار کے مطابق ایک ایک امریکی چالیس ہزار ڈالر کا مقروض ہے۔ ساڑھے آٹھ سوارب ڈالر کے قریب خالی چین کا قرضہ ہے اور کہا جارہا ہے کہ امریکہ کا اگلا بجٹ چالیس کھرب ڈالر سے زائد کا ہوگا۔ فاٹا کے ارکان پارلیمنٹ غیرت کا رونا رو رہے ہیں کیا انہیں حکومت نے بھیجا تھا؟ وہ کس کے خرچہ پر وہاں گئے؟ ان کے ہوٹلوں اور سفروں کے اخراجات کس نے برداشت کیے؟ کیا جب وہ پہلی بار گئے تو سکریننگ کے بغیر چلے گئے تھے؟ کہ واپسی پر اچانک غیرت بیدار ہوگئی اور قوم کی آنکھوں کا تارا بننے لگ گئے۔ اقبال کے ایک شعر کا مفہوم ہے جو کہ عقائد سے ہٹ کر ایک دنیاوی بات ہے کہ صرف تغیر کو ثبات ہے اسی سیاق سباق میں تیس کی دہائی کے اندر غالباً امان اللہ خان کے دور میں ایک عوامی مجلس کے اندر ایک چھوٹی سی بات کو بنیاد بنا کر اس کی حکومت ختم کردی گئی اور اس سلسلے میں تمام تر کردار علمائے کرام کا تھا اس واقعہ کی مزید تفصیلات جناب ندوی صاحب کی کتاب مشرق میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ جو کہ مذہبی طبقہ کے متعلق اعتدال پسندی کا مظاہرہ نہیں کرتی۔ بعض معاملات کو چھوڑنا اعتدال ہی حق ہے اور یہ جو تقسیم کی جاچکی ہے دینی اور دنیاوی تعلیم کے اس فرق کا سب سے زیادہ نقصان خود مذہبی طبقہ برداشت کر رہا ہے۔ [رابطہ: 0321-4179172]

☆ ☆ ☆

الاستفتاء

مفتی عبیداللہ خاں عفیف
بانی مسجد جامعۃ العزیز اہلحدیث رحمت ٹاؤن

جشن عید میلاد مروجہ کا شرعی حکم

(قسط: آخری)

سوال: ہر سال ماہ ربیع الاول کے ابتدائی ۱۲ دنوں میں ہمارے پاکستان میں عشق رسول کے مقدس اور مطلوب ولولے کے تحت سیرت رسول ﷺ کے عنوان سے جلسوں کا انتظام اور میلاد کی محافل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کو حکومت کی طرف سے پورے ملک میں چھٹی ہوتی ہے۔ چراغاں کا سماں بندھتا ہے۔ مختلف الوان کے دسترخوان بچھائے جاتے ہیں۔ واعظوں اور نعت خوانوں کے وارے نیارے ہوتے ہیں۔ کعبۃ اللہ اور روضہ اقدس کی تشبیہوں کا طواف کیا جاتا ہے۔ عربی لباس کا سوانگ بھرا جاتا ہے۔ مرد وزن کے ٹھٹھ لگتے ہیں۔ ٹرالیوں، ٹرکوں، اونٹ گاڑیوں، بھینسا گاڑیوں اور گدھا گاڑیوں کو زرق برق بینروں۔ جھنڈوں اور پھولوں کے ہاروں سے سجایا جاتا ہے اور ان پر بے فکرے بڑے، چھوٹے اور لڑکے بالے سوار نعتیں پڑھتے۔ گانے گاتے، ریکارڈنگ کرتے، ناچتے تھرکتے، دھمال ڈالتے اور لڈی مچاتے ہوئے جلوس نکالتے ہیں اور ان جلوسوں پر عطر چھڑکا جاتا ہے۔ لوبان اور اگر کی دھونیوں کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ اور اس جشن پر کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں اور ستم یہ کہ قوم کے نونہالوں کو بھیک مانگنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے ذہن میں درج ذیل سوال انگڑائیاں لے رہے ہیں۔

1: محبت رسول کے تقاضے کیا ہیں؟ 2: حکومت اور عوام الناس کا یوں جشن منانا مسنون اور ماثور عملی ہے؟ 3: کیا عہد رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، عہد صحابہ رضی اللہ عنہ، سلف صالحین، ائمہ اربعہ اور فقہاء محدثین نے بھی اس عید میلاد کا کوئی اہتمام فرمایا تھا یا اس کا حکم دیا تھا؟ 4: اسلام میں کتنی عیدیں ہیں؟ 5: ۱۲ ربیع الاول کو عید میلاد منانے کا یہ طریقہ کب شروع اور اس کی طرح ڈالنے والے کون اور کیسے لوگ تھے۔ امید ہے آپ اولین فرصت میں میری راہنمائی فرمائیں گے۔ سائل: محمد خان نجیب

4. وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا. [سورت النور آیت ۳۹]

"اور جو لوگ کافر ہیں ان کے اعمال صرف ایک دھوکہ کی چیز ہیں جیسے چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت کہ پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو کچھ بھی نہیں پاتا۔"

ان چاروں آیت مقدسہ سے ثابت ہوا کہ کافر کو قیامت والے دن اس کے اچھے اعمال کا کوئی اجر یا نفع نہیں ملے گا۔ قرآن مجید کی نصوص سے یہ بھی ثابت ہے کہ کافر کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوگی۔

5. اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ۔ [الزخرف آیات ۷۴،۷۵] "بلاشبہ مجرم لوگ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے جس میں ان کا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور اس میں ناامید ہو جائیں گے۔

6. وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ [سورۃ فاطر جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان پر حکم ہوگا کہ مر جائیں اور نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اسی طرح ہم ہر ایک کافر کو سزا دیں گے

قرآن مجید کی ان چھ آیات سے ثابت ہوا کہ کافر کو اس کے اعمال قیامت کے روز کچھ نفع نہ دیں گے اور نہ اس کے عذاب مسلسل میں کچھ تخفیف ہوگی۔

تعجب ہے؟ ہمارے دیوبندی اور بریلوی علما پر کہ ایک طرف تو یہ کہنے ذرا سی جھجک محسوس نہیں کرتے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو ہم اسے رد کر دیں گے جیسا کہ کتب اصول فقہ حنفیہ میں کئی مقامات پر انکی یہ جسارت دیکھی جا سکتی ہے بلکہ ابوالحسن عبیداللہ الکرخی کے مطابق قرآن کی ہر وہ آیت مقدسہ جو ہمارے علماء کی قیل قال کے خلاف ہے وہ منسوخ ہوگی ملاحظہ ہو اصول کرخی اصول ۲۸ لیکن یہاں اپنی معاشی حالت مستحکم کرنے کیلیے ایک ایسے خواب کو جو صراحۃً قرآن کے خلاف ہے اسکو بدعت کے جواز میں پیش کرتے ہوئے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے یاللعقول الطائشہ ۔

ہم جانتے ہیں دیر سے عادت جناب کی
جو بات بھی کی خدا کی قسم لا جواب کی

7. اگر بریلوی حضرات کے نزدیک خواب حجت شرعی ہیں تو پھر بطور تحفہ علمیہ ہم بھی تین خواب پیش کئے دیتے ہیں کیا ہمارے بریلوی علماء کرام ان کو تسلیم کر کے ان پر عمل کرنے پر تیار ہیں، حماد بن سلمہ: "سمعت ابا جعفر احمد بن اسحق بن بهلول: يقول املاه علينا املاءً قال كان مذهبي مذهب اهل الفراق . فرايت النبى ﷺ فى النوم يصلى فرايته يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم اذا ركع ثم اذا رفع راسه من الركوع -" [سنن الدار قطنى ج ۱ ص ۲۹۲ و ۲۹۳]

حماد بن سلمہ فرماتے ہیں: میرا مذہب عراق والا ہے یعنی میں حنفی المذہب ہوں میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ تکبیر تحریمہ والی رفع الیدین کے بعد رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی رفع الیدین کر رہے تھے۔

مدارس کے اساتذہ وطلباء کے لیے چند ہدایات

حافظ عثمان فاروقی ...... (مدرس دار العلوم ضیاء السنہ راجہ جنگ)

نبی کریم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور سیدہ خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا سے استدعا کی کہ مجھے چادر اوڑھاؤ چنانچہ چادر تان کر سو رہے دوسری وحی نازل ہوئی:

اے چادر اوڑھنے والے چادر اتار پھینک اب آپ کے کندھوں پر ایسا بوجھ ڈالا جاچکا ہے کہ چادر تان لینے سے اس کا حق ادا نہیں ہو سکے گا اپنے رب کی کبریائی کا نعرہ لگاتے ہوئے میدان علم وعمل میں کود جایئے۔

لہٰذا قرآن وسنت کے سنہری اوراق اس پر دلالت کناں ہیں کہ آپ ﷺ ایسے اٹھے کہ نہ دن دیکھا نہ رات، صحرا دیکھا نہ جنگل، وقت کی تلخیاں آپ کی راہ میں رکاوٹ بن سکیں نہ ہی معاشرے کے سنگین حالات آپ کے رواں سفر کا پہیہ جام کر سکے۔ آخر آپ نے جہالت کے اندھیرے پر علم کا ایسا نقارہ بجایا کہ وقت کے سب سائے چھٹتے چلے گئے اور صدیوں سے بند پڑے علم کے کواڑ کھلتے چلے گئے نتیجتاً دو بڑی یونیورسٹیاں ایک بعد ایک عمل میں آئیں، پہلی دار ارقم مکہ مکرمہ میں اور دوسری صفہ یونیورسٹی مدینہ میں جہاں رسول اللہ ﷺ استاد تھے اور صحابہ شاگرد اور ان یونیورسٹیوں سے عبداللہ بن عباسؓ جیسے مفسر فارغ ہوئے تو ابن مسعودؓ جیسے فقیہ بھی ان کے ہمراہ تھے، عبداللہ بن عمرؓ جیسے شیدائیان سنت نے ڈگری حاصل کی تو ابوہریرہؓ جیسے لائق اور محنتی طالب علم ان کے ہمسنان تھے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" کے نزول کے بعد آپ نے تکمیل دین کانفرنس منعقد کی اور کچھ عرصہ کے بعد آخرت کو سدھار گئے۔

خیر القرون کا دور بھی گزرتا چلا گیا سرور زمانہ کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کے مدارس اور اہل مدارس ہمارے سامنے ہیں سوئے قسمت کہ ایک دو مہینوں کے اندر اندر علم کے ایسے باب بند ہوئے کہ صدیوں ان کی جگہ پر نہ کی جاسکے۔ پروفیسر عبدالجبار شاکر جیسی نادر روزگار ہستی کی جدائی کے آنسو خشک نہ ہو پائے تھے کہ دیگر علماء عظام یکے بعد دیگرے داغ مفارقت دیتے چلے گئے۔ چنانچہ مدارس اولی اور موجودہ مدارس کا تقابل کرتے ہوئے جو چیز میری ان مادیات پر ناروا حملے کر رہی ہے وہ اہل مدارس کی بے بسی اور غیر ذمہ داری ہے۔

طالبان قرآن وسنت کی جہاں تشنگی نہیں ہو پا رہی وہیں پردہ حالات کے آئینہ کار بن کر رہ گئے اور زمانہ سلف کے دور کے مقابلے میں موجودہ دور کا نتیجہ عشر عشیر بھی نہیں ہے چنانچہ اس زبوں حالی کو شکست فاش دینے، بلاد وامصار میں سلف کے منہج کا پرچار کرنے اور روح زمین پر عبقری اور یگانہ روزگار علماء پیدا کرنے کے لیے چند تجاویز پیش خدمت ہیں۔

اساتذہ کرام کے لیے:

☆......ایک استاد کے لیے جہاں علم وعمل کا مرقع ہونا ضروری ہے وہیں پر اپنے طالب علم کے روشن مستقبل کی ضمانت ہونا بھی ضروری ہے۔

☆......استاد کے لیے ضروری ہے کہ معاملہ تدریس کو فقط معاشی نقطہ نظر سے نہ دیکھے بلکہ خود کو انبیاء کا وارث، محدثین کا ترجمان اور سلف صالحین کا نمائندہ سمجھتے ہوئے اپنی سعی کو بروئے کار لاتے ہوئے دین کے پھیلاؤ کا ایک نمونہ بن کر ابھرے

☆......گھریلو معاملات مدرسے کی حدود سے باہر ہی رکھنے چاہئیں

☆......ہر طالب علم کی حدود اربعہ پر گہری نظر رکھی جائے۔

☆......طلبہ کے کردار کو سنوارنے ان میں تقوی پیدا کرنے نیز دیگر معاملات سے آگاہ کرنے کے لیے ان کو خصوصی درس دیں۔

☆......ان میں ذوق علم پیدا کرنے کے لیے محدثین وائمہ سلف مثلاً امام بخاری وشافعی، حافظ ابن حجر، امام ابن تیمیہ جیسے جلیل القدر مستودہ صفات کے حاملین لوگوں کی سیرت اور علمی خدمات سے آگاہ کر کے ان کے جذبہ علمی کو برانگیختہ کیا جائے۔

☆......ان کے ذہن کے اندر یہ چیز ڈالی جائے کہ اصل دین ہے باقی علوم و فنون اگرچہ موجودہ دور کی ضروریات ہیں لیکن دین پر ان کو ترجیح حاصل نہ ہے، البتہ دین کی برکات سے ان پر دسترس اور عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔

☆......طلباء کے مابین مقابلے کرائے جائیں تاکہ ہر طالب کی صلاحیت

محمد الدین بیرسٹر، چوہدری فتح محمد، محمد فیاض اور میاں فیروز الدین احمد مرحوم شامل تھے) گورنر سے ملا تو مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کیا اور پر امن ماحول برقرار رکھنے کا یقین دلایا اور اگر منظوری میں کوتاہی کی جاتی تو پھر صوبہ کے امن میں خلل پڑنے کا اندیشہ تھا۔ اسلامی جذبوں سے سرشار بزرگوں نے انجمن معین الاسلام کے زیر تحت جس کے سیکرٹری جناب مفتی حمایت اللہ مرحوم (والد بزرگوار شباب مفتی) نے جلوس نکالنے کا پروگرام مرتب کیا ان دنوں کانگرس اپنے اجتماع موری دروازہ میں منعقد کیا کرتی تھی اور اسکے مقابلہ میں مسلمان اپنے اجتماع موچی دروازہ میں منعقد کرتے تھے۔

لہٰذا موچی دروازہ کو سیاسی مرکز ہونے کے علاوہ سب سے پہلے عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس نکالنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ عملی طور پر جلوس کی قیادت انجمن فرزندان توحید موچی گیٹ کے سپرد ہوئی جس میں حافظ معراج الدین، حکیم عین الدین، بابو سراج الدین، شاہ الدین، اسلم، مستری حسین بخش، چوہدری فتح محمد، ملک محمد الدین بیرسٹر، چوہدری کلیم الدین، مہر معراج الدین، میاں فیروز الدین احمد (مسلم لیگی لیڈر جنہوں نے مسٹر جناح کو قائد اعظم کا لقب دیا) اور دیگر نوجوان شامل تھے، دار العزیز موچی گیٹ میں جلوس کے پروگرام وانتظام کے متعلق اہم فیصلے کیے جاتے انجمن کی زیر قیادت جلوس ہر سال مسلسل کامیابی وکامرانی کے ساتھ نکلتا رہا جلوس کا لائسنس واجازت نامہ میاں فیروز الدین احمد کے نام تھا۔

1934ء میں مسلم لیگ کے علاوہ تحریک خلافت بھی عوام میں مقبول تھی۔ لہٰذا 1934ء اور 1935ء میں لائسنس میاں فیروز الدین احمد سیکرٹری خلافت کمیٹی کے نام پر دیا گیا۔ بعد کے دیگر لائسنس کے علاوہ 1942ء کے اجازت نامہ میں میاں فیروز الدین کو سیکرٹری مسلم لیگ کے طور پر منظوری ملی۔ جلوس کا آغاز 1934ء اور 1935ء موچی دروازہ سے دیگر علاقہ جات سے ہوتا ہوا رات ایک بجے شاہی مسجد کو پہنچا بعد میں دوسرا جلوس اندرون شہر اور بھاٹی دروازہ سے گزرنے کے بعد حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار پر اختتام ہوا۔ جلوس میں گھوڑے پر سوار نوجوان ہاتھوں میں نیزے لئے ہوئے گشت کرتے ہوئے جلوس کی مختلف ٹولیوں میں شامل لوگ نعتیں، کلمہ شریف اور درود شریف کی تلاوت کرتے، جس سے نوجوانوں میں جذبہ حریت اور عشق رسول ﷺ پیدا ہوتا۔ تمام راستوں کو دلہن کی طرح سجایا جاتا اور جلوس میں شامل نوجوانوں پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی جاتی، سیاسی، دینی اور سماجی کارکنوں کے علاوہ جلوس کے آگے پہلوانوں کی ٹولیاں بھی شمولیت کرتیں جس کی رہنمائی رستم زماں گاما پہلوان، امام بخش پہلوان وغیرہ کرتے مولوی محمد بخش مسلم (ممبر مجلس شوریٰ) اپنی سُریلی آواز میں نظمیں، تقاریر اور قرآن کی تلاوت سے حاضرین کو مستفید فرماتے۔ گتکا پارٹی اور دیگر نوجوان کی رہنمائی ماسٹر فیروز احمد انسٹرکٹر فزیکل ٹریننگ گورنمنٹ کالج لاہور کے سپرد تھی اراکین خلافت کمیٹی شعبہ والنٹیر کور مجلس احرار خاکسار مجلس اتحاد مجلس نیلی پوش اور مسلم لیگی حضرات جوق در جوق شامل ہو کر جلوس کی رونق کو دوبالا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے۔ جلوس کے اختتام پر خلیفہ شجاع الدین (سپیکر اسمبلی)، نواب شاہنواز نواز ممدوٹ، محمد فیاض اور میاں امیر الدین ودیگر معززین اچھی کارکردگی پر انعام تقسیم کرتے تھے جس سے مسلم نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہوتی۔ ان ہی دنوں میں ایک حادثہ کی وجہ سے رسالہ الحکیم 'موچی گیٹ کے مالکان کا نوجوان فرزند مسٹر زبیر جو گھوڑے پر سوار جلوس کی رہنمائی کر رہا تھا گر کر شہید ہو گیا۔ اس سے پیشتر یہ یوم بارہ وفات کے نام سے منسوب تھا مگر بعد میں انجمن نعمانیہ ٹکسالی گیٹ کے زیر اہتمام پیر جماعت علی شاہ، مولانا محمد بخش مسلم، نور بخش توکلی اور دیگر علماء نے قرارداد کے ذریعے عید میلاد النبی ﷺ کا نام دیا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد عوام نے اس دینی و مذہبی جلوس کو حسب سابق اسلامی جذبہ سے سرشار ہو کر منایا، مگر چند لوگوں نے بانی اسلام کے یوم پیدائش پر بانی جلوس کا لقب حاصل کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ اس جلوس کے بانی انجمن فرزندان توحید موچی گیٹ کے اراکین کی جانب سے فیروز الدین احمد مرحوم لائسنس دار تھے۔ اس مضمون پر سرسری نظر ڈالنے سے جہاں یہ ثابت ہوا کہ اس جلوس کے اولین بانی انجمن فرزندان توحید موچی دروازہ لاہور تھے اور انہوں نے کرسمس ڈے کے مقابلہ میں اس بدعت کی طرح ڈالی لہٰذا جناب عنائیت اللہ قادری صاحب کا دعویٰ اپنے اندر کوئی صداقت نہیں رکھتا اور ان کا یہ ادعاء محض دروغ بے فروغ کے سوا کچھ بھی نہیں وہاں یہ بھی واضح ہوا کہ اس بدعت کی جائے پیدائش موچی دروازہ لاہور اور اس کی تاریخ ولادت 1935ء ہے۔

اور آج 2010ء ہے لہٰذا اس بدعت کی کل عمر 75 برس ہے۔

بالفاظ دیگر میلاد کے جلوس کی یہ بدعت اس وقت نکالی گئی جب بحساب سن عیسوی رسول اللہ ﷺ کی وفات حسرت آیات پر 1308 برس گزر چکے تھے

فاعتبروا یا اولی المخترعین لھذه البدعة.

بادہ خواری کا کیا قبر مغاں پر جلسہ
اس سال ہم نے بڑے زور سے توڑی توبہ

لمحہ فکریہ نمبر 1:

علامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی کے مطابق آپ کی ولادت باسعادت کی تاریخ بعض علماء سیرت نے ۱۲، بعض نے ۲، بعض نے ۸، بعض نے ۱۰، بعض نے ۱۷، بعض نے ۱۸ ربیع الاول ارقام فرمائی ہے۔

[سبل الهدى والرشاد فى سيرة خير العباد ص ۴۰۳ ج ۱]

اور بعض نے ۱۲ رمضان، بعض نے صفر المعظم، بعض نے ربیع الثانی اور شیخ

عبدالقادر جیلانیؒ "ماہِ محرم کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ماہِ محرم کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ عاشورہ (۱۰ محرم) کو تولد ہوئے۔

[غنية الطالبين جلد۲ ص ۳۹۲ طبع بيروت]

امام احمد بن حنبل، امام مسلم اور امام ابوداود نے حضرت ابوقلابہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دوشنبہ (سوموار) کے دن تولد ہوا تھا اور سب کا اتفاق ہے کہ سوموار کا دن ۹ ربیع الاول کے علاوہ کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قاضی محمد سلیمانؒ نے رحمۃ للعالمین میں علامہ شبلیؒ نے سیرت النبی میں اور علامہ رشید رضا مصری نے الوحی المحمدی میں ۹ ربیع الاول ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

لہٰذا جب تاریخ ولادت میں اختلاف ہے تو معلوم ہوا یوم ولادت کو کوئی اہمیت نہ دی جاتی تھی، ورنہ یہ اختلاف نہ ہوتا اور لطف کی بات یہ ہے کہ خود ابوسعید کوکبوری (اربل میں اس بدعت کا موجد اول) اسی اختلاف کی وجہ سے یہ جشن ایک سال ۸ اور دوسرے سال ۱۲ ربیع الاول کو منایا کرتا تھا۔ وكان يعمله سنة في ثامن الشهر و سنة في ثاني عشرة لاجل الاختلاف الذي فيه [وفيات الاعيان لابن خلكان ص ۲۷۳ ج ۳] لہٰذا یہ اختلاف بھی ہمارے دعویٰ کا کھلا اور منہ بولتا ثبوت ہے کہ یوم میلاد کو عید بنانا بدعت ہے اور سے پرہیز ناگزیر ہے!

لمحہ فکریہ نمبر 2:

یہ بات نقلاً عقلاً ثابت ہے کہ زمانہ میں حدوث ہے یعنی بدلتا رہتا ہے اسے قیام حاصل نہیں وہ چلا جارہا ہے اور منقطع ہوجاتا ہے۔ نقلاً اس لیے کہ شرح عقائد نسفی میں اس کی وضاحت دیکھی جاسکتی ہے اور عقلاً تو ظاہر ہے کہ جو منٹ گیا سو گیا اور ایسا گیا کہ پھر لوٹ کر واپس نہیں آیا، جیسا کہ مشہور فلاسفر شیخ بوعلی سینا ارقام فرماتے ہیں: "وكان متجدد الوجود شيئا بعد شيء فهو الزمان" یعنی زمانے کے اجزاء یکے بعد دیگرے نئے وجود میں آتے رہتے ہیں پہلے کا جانا اور دوسرے کا آنا اور اسی طرح اس واضح قانون کے مطابق جونسے سال، جونسے ماہ، جونسے دن جس وقت میں رسول اللہ ﷺ کا ظہور قدسی ہوا تھا۔ وہ سال، وہ ماہ، اور وہ وقت گزر چکا، اب وہ لوٹ کر نہیں آئے گا۔ پس 12 ربیع الاول کو خوشی کس چیز کی اور فرحت کس بات پر؟ یہ بات یاد رہے کہ اس دن کو عیدین پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ہر سال رمضان کے روزے نئے سرے سے رکھے جاتے ہیں اور ہر سال نئے سرے سے حج ہوتا ہے تو عید بھی ہر سال از نو سر منائی جاتی ہے مگر سال کے ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ کا ظہور قدسی بار بار عالم تاب نہیں ہوتا لہٰذا ہر ربیع الاول کی آمد میں جشن میلاد منانا سراسر نامعقول، بے معنی اور بے مقصد بات ہے۔

لمحہ فکریہ نمبر 3:

اگر بالفرض تاریخ ولادت میں مذکورہ اختلاف کو نظر انداز کر کے یہ مان بھی لیا جائے کہ آپ ﷺ کا یوم ولادت ۱۲ ربیع الاول ہی ہے تو پھر آپ کی وفات بھی دوشنبہ (سوموار) ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو ہوئی تھی۔ اگر آپکو مورخین اسلام کی تصریح کا یقین نہ آئے تو اپنے امام اور مجدد سے پوچھ لیں، مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے [ملفوظات حصہ دوم ص۲۲۰]

عقل یہ فیصلہ دیتی ہے اور مشاہدہ اس کی تائید کرتا ہے کہ خوشی اور غمی اگر اکٹھے ہوجائیں تو خوشی پر غم حاوی ہوجاتا ہے اور نکاح، ولیمہ اور دوسری خوشیوں کی تقریب ٹھپ ہوکر رہ جاتی ہیں اور چہروں پر غم واندوہ کے ڈورے پھلنے لگتے ہیں۔ لہٰذا جیسے آپ ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تھی ایسے ہی آپ کی وفات حسرت آیات بھی اسی ۱۲ ربیع الاول میں چاشت کے وقت ہوئی تھی۔ چنانچہ یہی وجہ کہ آپ کی وفات حسرت آیات کے دن صحابہ کرامؓ پر نہ صرف حزن وملال کی گھنگور گھٹائیں چھا گئیں تھیں بلکہ ان کے لیے یہ دن بڑا حسرت ناک اور تاریک دن تھا جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا وضاحتاً بیان موجود ہے۔ [مشکوۃ ص ۵۴۷ ج ۲]

ہاں البتہ مالک بن نویرہ مرتد نے اس تاریخ کو ضرور خوشی منائی تھی اور اس جرم میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے قتل کردیا تھا۔ [تحفہ اثناعشریہ]

اب بتایئے کیا کرنا ہے صحابہ کرامؓ کی طرح اس دن میں آپ ﷺ کی وفات کو یاد کرنا ہے یا پھر مالک بن نویرہ کی طرح ڈھول ڈھمکوں اور ریکارڈنگ کے ساتھ جشن منانا ہے؟

لمحہ فکریہ نمبر 4:

صدر اول میں یہ بدعت کیوں نہ تھی؟

ملا احمد رومی حنفی رحمہ اللہ صدر اول میں اس کے نہ ہونے کی وجہ اجاگر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: عدم وقوع الفعل في الصدر الاول اما لعدم الحاجة اليه او لوجود مانع او بعدم تنبه او لتكاسل او لكراهة وعدم مشروعية والاولان منتفيان في العبادة البدنية المحضة لان الحاجة في التقرب الى الله تعالىٰ لاتنقطع وبعد ظهورا لاسلام لم يكن لها مانع ولا يظن بالنبي ﷺ عدم التنبيه والتكاسل فذالك اسواء الظن المؤدي الى الكفر فلم يبق الا كونها سيئة غير مشروعة.

[مجلس الابرار كذافي الابداع في مضار الابتداع ص ۴۰]

[بقیہ صفحہ نمبر 13]

سورة آل عمران

(قسط نمبر 21) حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القری مکہ مکرمہ)

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝

"اسی جگہ زکریا علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے التجا کی، کہا اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو خوب دعا سننے والا ہے" "پس فرشتوں نے اسے آواز دی جب کہ وہ (زکریا) حجرے میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یحیٰی کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا، سردار، نفس پر قابو رکھنے والا، نبی اور نیک لوگوں میں سے ہوگا۔"

مشکل الفاظ کے معانی:

هُنَالِكَ: وہیں۔ هَبْ: عطا کر۔

سَيِّدًا: سردار۔ حَصُورًا: نفس کو قابو میں رکھنے والا

ماقبل سے مناسبت:

گذشتہ آیات میں ظاہری اسباب موجود نہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کا مریم کو بے موسم پھل عطا کرنا دیکھ کر حضرت زکریاؑ نے بھی اپنے مالک اور خالق سے ایسی چیز طلب کی جس کے ظاہری اسباب ختم ہو چکے تھے

التوضیح:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً

حضرت زکریاؑ نے حضرت مریمؑ کے پاس مافوق الفطرت اشیاء (بے موسم پھل) دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کو طلب کیا۔ حالانکہ اولاد کی پیدائش میں ضروری، ظاہری اسباب (ان دونوں کا صاحب اولاد ہونے کی صلاحیت رکھنا) بظاہر ختم ہو چکے تھے لیکن ان کا یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ذات ہی ظاہری اسباب کی خالق و مالک ہے اور وہ کسی ظاہری اسباب کا محتاج بھی نہیں، اسی لیے انہوں نے ان تمام اسباب کے معدوم ہونے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد طلب کی۔

انسان اور اولاد کی خواہش:

ہر جاندار چیز میں افزائش نسل کی خواہش موجود ہے حتی کہ چھوٹے چھوٹے پرندے بھی اس خواہش کو اپنے دلوں میں لیے پھرتے اور اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ شفقت اور محبت سے پیش آتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ بسا اوقات وہ اولاد کی محبت میں وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ جیسا کہ ابوداود کتاب الجنائز میں ہے کہ ایک صحابی نے فاختہ کے بچوں کو اٹھالیا اور وہ بے چینی کے عالم میں اپنی جان کی پروا کیے بغیر اس کے سر پر چکر لگا رہی تھی اور یہی خواہش ہر انسان کے دل میں موجود ہے حتیٰ کہ انبیاء علیھم السلام کا گروہ بھی اس خواہش سے دور نہ رہ سکا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً." "اور البتہ ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ہم نے ان کی اولاد اور بیویاں بنائیں۔ [الرعد پارہ 13 آیت 38]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے، اس پر عمل پیرا نہ ہونے والا مجھ سے نہیں۔ نیز فرمایا: "وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ" کہ تم نکاح کرو، میں تمہاری اکثریت کی وجہ سے فخر کروں گا، جو خوشحال ہو اسے نکاح کرنا چاہیے اور جو تنگ دست ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے لیے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

[ابن ماجہ کتاب النکاح باب ماجاء فی فضل النکاح ص 321 رقم الحدیث: 846 لالبانی] اسی طرح ایک دوسری روایت میں فرمایا: "تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ" کہ تم بچے زیادہ جننے اور محبت کرنے والی خاتون سے شادی کرو۔ [سنن ابی داود کتاب النکاح باب النھی عن

تزویج من لم یلد من النساء ص 355، رقم الحدیث :2050]

حضرت زکریاؑ اوران کی خواہش:

حضرت زکریاؑ چونکہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی برگزیدہ بندے تھے اسی لیے انہوں نے اپنی خواہش کوصرف طلب اولاد تک محدود نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنی خواہش اور طلب کے ساتھ "طَيِّبَةً" کالفظ بول کر ثابت کیا کہ انسان کو خواہش صرف نیک اولاد کی ہی کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہی اولاد اسکے لیے فائدہ مند ہوسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ" انسان جب فوت ہوجاتا ہے تواس کاعمل اس سے منقطع ہوجاتا ہے مگرتین چیزوں کااجراسے ملتا رہتا ہے، صدقہ جاریہ، یاایساعلم جس سے نفع حاصل کیاجائے، یانیک اولادجواپنے والدین کے لیے دعا کرے۔[صحیح مسلم کتاب الوصیة باب یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته]

حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

"خَيْرُ مَايُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ :وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْلَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِیْ يَبْلُغُهُ اَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدُ" سب سے بہترین چیز جسے آدمی اپنے بعد(اس دنیامیں) چھوڑجائے وہ تین چیزیں ہیں، نیک اولاد جواس کے لیے دعائے(مغفرت) کرے اورایساصدقہ جاریہ جس کااجراسے بعد میں بھی ملتارہے اورایساعلم جس پراس کی وفات کے بعدبھی عمل کیاجائے۔[سنن ابن ماجه کتاب اتباع سنة رسول الله ﷺ باب ثواب معلم الناس الخیر ص 59رقم الحدیث : 241صحیح لالبانی]

حضرت انسؓ اوررسول اللہ ﷺ کی دعاء:

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پرحضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیےان الفاظ سے دعا کی تھی۔"اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْهِ" اے اللہ تواس کے مال اور اولاد میں اضافہ فرماتے ہوئے اس میں برکت عطافرما۔[بخاری کتاب الدعوات باب قول الله وصل علیهم ج5ص 2333 رقم الحدیث :5975]

نوٹ:

مال میں برکت، مال کاطیب اورحلال ہونااوراولادکانیک اور فرمانبردار ہونااس کابابرکت ہوتا ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ٥

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؑ کی دعاکوشرف قبولیت سے بخشتے ہوئے جبریل امینؑ کواسی وقت بیٹے کی خوشخبری دے کرنازل فرمایا کہ ابھی زکریا اسی جگہ پرنمازاداکررہے تھے اوراس ہونہار بیٹے کانام بھی اللہ تعالیٰ نے خود یحییٰ بتلاتے ہوئے اس کی صفات حسنہ بھی بیان فرمائیں۔

صفات حسنہ:

اللہ تعالیٰ نے یحییٰ کی مندرجہ ذیل چارصفات کاتذکرہ فرمایا:

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ : اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والاہوگااورکلمۃ اللہ سے مرادعیسیٰؑ ہیں۔

سَيِّدًا : سیدیعنی سردارہوں گے۔(علم دین حکمت ودانائی اورقوم کی اصلاح کرنے میں انہیں سردارکامنصب حاصل ہوگا)

حَصُوْرًا : بہت پاک باز، نیک سیرت اوراپنے آپ کوتمام برائیوں سے دوررکھنے والاہوگا۔

نَبِيًّا: وہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ہوگا(اوراسکی طرف وحی الٰہی کانزول ہوگا) اللہ تعالیٰ نے زکریا کی التجا کوقبول کرتے ہوئے ان کی خواہش کے مطابق ان کونیک اورصالح بیٹاعطاکیا۔

جیساکہ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:"فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ" کہ ہم نے اس کی دعاقبول فرماکراسے یحییٰ عطاکیا اوراس کے لیے اس کی زوجہ کودرست کردیا۔[الانبیاء پارہ 17 آیت 90]

آیت مبارکہ سے اخذشدہ مسائل:

1۔دعاکوقبول کرنے والی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اس لیے تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ سے ہی دعاکیاکرتے تھے۔

2۔اولادکااختیارصرف اورصرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے جسے چاہے وہ عطاکرے اورجسے وہ چاہے اس نعمت سے محروم رکھے۔

3۔طلب اولادپرانسان کی مرغوب خواہش اوراس کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ سے نیک اولادکاسوال کرناچاہیے۔

4۔نیک اولادہی انسان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اوراس کے لیے اس کی موت کے بعدصدقہ جاریہ ہوتی ہے۔

5۔اللہ تعالیٰ بسااوقات اپنے بندوں(انبیاء کرام) کوفرشتے بھیج کراوراولیاء صلحاء کے بذریعہ الہام خوش خبری سنادیتے ہیں۔

6۔اولاداللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم الشان نعمت ہےاس کے لیے اچھے ناموں کاانتخاب کرنارسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔

7۔حضرت یحییٰؑ میں چارخوبیاں بدرجہ اتم موجودتھیں، وہ عیسیٰؑ کے مصدق، سردار، برائی سے بچنے والے اوراللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔

☆......☆......☆

دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی سیرت طیبہ کی روشنی میں

حافظ عبدالوہاب روپڑی

دعوت وتبلیغ ایک اہم فریضہ ہے اللہ رب العزت نے سب سے پہلے اس اہم فریضے کوادا کرنے کے لیے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا۔ انبیاء ورسل نے اس ڈیوٹی کو خوب سرانجام دیا۔ انبیاء کے بعد اسلاف (صحابہ، تابعین وتبع تابعین) نے دعوت الی اللہ کا صحیح حق ادا کیا یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے ان لوگوں کو دنیا کی خلافت عطا فرمائی جہاں شریعت اسلامیہ نے دعوت وتبلیغ کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں وہاں اس ذمہ داری کو نہ نبھانے والوں کے لیے وعید بھی بیان فرمائی ہے۔ رسول معظم ﷺ نے دعوت وتبلیغ میں جو حکمت عملی اپنائی وہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہی کا حصہ ہے اور آپ کو اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے فرمان الٰہی ہے:" ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن ." [النحل 125] اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت ودانائی اور بہترین نصیحت کے ساتھ دعوت دیں اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے مجادلہ کریں، چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس چیز کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا جہاں بھی آپ نے حکمت عملی کو اپنایا اس کے بہت سے فوائد واثرات ظاہر ہوئے۔

ضماد ازدی کا آپ کی حکمت عملی سے متاثر ہونا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد ازدی مکے آیا وہ جنون اور جنات کے سائے وغیرہ کا علاج کرتا تھا۔ مکے کے بیوقوف (اہل قریش) کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) مجنون ہیں تو ضماد نے (دل میں) کہا میں اس محمد (ﷺ) کا علاج کرتا ہوں شاید اسے میری وجہ سے شفا مل جائے تو وہ آپ ﷺ سے ملا، اس نے کہا اے محمد ﷺ! میں جنون یا جنات کا دم کرتا ہوں اور اللہ جس کو چاہتا ہے میرے ہاتھ پر شفا دیتا ہے۔ تو کیا آپ کو بھی اس کی ضرورت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادی له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له وان محمدا عبده ورسوله. اما بعد: "بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں" ضماد کہنے لگا:" اعد علی کلماتک هؤلاء " آپ ذرا یہ کلمات مجھ پر دوبارہ پیش کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کلمات کو اس پر تین بار لوٹایا تو اس نے کہا یقیناً میں نے کاہنوں، جادوگروں اور شعراء کی باتیں اور کلام سنے ہیں، میں نے ایسے کلمات تو کبھی نہیں سنے" ولقد بلغن ناعوس البحر" یقیناً یہ الفاظ تو سمندر کی وسعت اور گہرائی کو پہنچے (گھیرے) ہوئے ہیں۔ ضماد ازدی کہنے لگا: اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں میں اسلام پر بیعت کرنا چاہتا ہوں، تو اس نے آپ کی بیعت کر لی۔ [صحیح مسلم کتاب الجمعة باب تخفیف الصلوة والخطبة حدیث:۲۰۰۸]

اس حدیث میں یہ بات واضح ہے کہ آپ نے ضماد رضی اللہ عنہ کے الفاظ سن کر ایسی حکمت عملی اپنائی کہ وہ فوراً متاثر ہوا اور اسلام قبول کیے بغیر نہ رہ سکا، اگر آپ اس کی بات کا جواب اسی طریقے سے دیتے جس طرح اس نے آپ کو مخاطب کیا تھا تو وہ کبھی اس سے متاثر نہ ہوتا۔

دعوت وتبلیغ کا آغاز حکمت بھرے انداز سے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:" وانذر عشیرتک الاقربین 'اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں، تو آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور لوگوں کو پکار "یاصباحاہ" لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:" ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من سفح هذا الجبل أکنتم مصدقی"؟ اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر آنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق نہیں کرو گے۔ تو وہ کہنے لگے، ہم نے آپ پر کبھی جھوٹ کا تجربہ نہیں کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید" تو پھر میں تمہیں تمہارے آگے آنے والے عذاب سے ڈرا رہا ہوں۔ [صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن تسفیر سورة اللهب حدیث: ٤٩٧١] رسول کریم ﷺ نے کفار مکہ کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لیے ایسا انداز اختیار کیا جو حکمت سے بھرا تھا، پہلے ان کی توجہ اس طرف کرائی کہ وہ آپ کی سچائی کی گواہی دے دیں، پھر آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تا کہ انہیں کم از کم اس بات کا یقین ہو جائے کہ جس نے آج تک جھوٹ نہیں بولا، وہ اس بات میں جھوٹا نہیں ہے، لیکن انہوں نے آپ کی دعوت کو جھٹلا دیا؟ اس کی وضاحت قرآن مجید میں رب العالمین نے یوں بیان فرمائی ہے:" فانهم لایکذبونک ولکن الظلمین بایات الله یجحدون"(الانعام: ٣٣) بے شک وہ آپ کی تکذیب نہیں کرتے اور لیکن ظالم، اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

حکمت عملی سے بھرپور صلح، صلح حدیبیہ:

جب آپ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ کے ارادے سے گئے تو آپ کی سواری مقام حدیبیہ پر رک گئی، آپ کو معلوم ہوا کہ کفار آپ کو عمرہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے اس موقع پر آپ نے فرمایا:" والذی نفسی بیدہ لایسالونی خطة یعظمون فیھا حرمات اللہ الا اعطیتھم ایاھا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریش جو بھی مجھ سے مطالبہ کریں گے جس میں اللہ کی حرمات کی عظمت ہوگی تو میں ان کا وہ مطالبہ مان لوں گا۔ بعدازاں آپ نے کفار کے ساتھ صلح کرلی، صلح نامہ کی شرائط بظاہر کفار کے حق میں تھیں اور صحابہ ان شرائط کو ناپسند کرتے تھے، لیکن چونکہ رسول کریم ﷺ نے طے کی تھیں، اس لیے خاموش ہوگئے۔ آپ کی اس حکمت عملی کو اللہ رب العزت نے جہاں بہت بڑی فتح قرار دیا وہاں یہ بات بھی تھی کہ صلح حدیبیہ کے بعد وقتی طور پر لڑائی رک گئی اور اسلام کی دعوت وتبلیغ کا کام آسان ہوگیا صلح کے بعد آپ نے قیصر، نجاشی اور کسریٰ وغیرہ کو خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی۔ آپ کی اس حکمت عملی کو اپنانے سے اسلام کی بہت اشاعت ہوئی اور دور دور تک اسلام پھیل گیا۔

گورنر یمامہ کے سامنے دعوت وتبلیغ کی عجیب حکمت عملی:

رسول کریم ﷺ کے صحابہ ثمامہ بن اثال جو کہ اہل یمامہ کا سردار تھا کو پکڑ کر لے آئے۔ انہوں نے اسے مسجد (نبوی) کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول معظم ﷺ وہاں تشریف لائے اور فرمایا: ثمامہ تیرا کیا حال ہے؟ تو ثمامہ نے کہا:" ان تقتل تقتل ذادم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت ترید المال فسل تعط" اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو میرے قتل کا خون رائیگاں نہیں جائے گا اور اگر احسان کرکے (چھوڑ دیں گے) تو آپ کے احسان کا بدلہ دیا جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا مال چاہتے ہیں آپ مانگ لیں آپ کو دیا جائے گا۔ رسول معظم ﷺ تین دن اس کے پاس تشریف لاتے رہے تو اس نے یہی جواب دیا۔

آپ ﷺ نے تیسرے دن فرمایا: اطلقوا ثمامة. ثمامہ کو چھوڑ دو ثمامہ مسجد کے پاس ایک باغ میں داخل ہوا، وہاں غسل کیا اور واپس آگیا اور پکارا اٹھا:"اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ" [صحیح مسلم کتاب الجھاد والسیر باب ربط الأسیر وحبسه وجواز المن علیه، حدیث: ١٧٦٤]

اس حدیث سے آپ کی دعوت کی حکمت عملی خوب واضح ہوئی۔ ثمامہ آپ کے سامنے کڑوے کسیلے کلمات کہتا رہا، آپ برداشت کرتے رہے آخر کار اسے رہا کردینے کا فیصلہ فرمادیا، اگر آپ اس وقت اپنے صحابہ کرام کو حکم دے دیتے تو ثمامہ کی گردن تن سے جدا کردی جاتی اور وہ اسلام کی نعمت سے بہرہ ور نہ ہوتا۔ آپ نے ایسی حکمت عملی اپنائی کہ وہ نہ صرف شرف صحابیت اختیار کرگیا بلکہ جنت کا حقدار بن گیا۔ حکمت عملی سے مراد یہ ہے کہ ایک مسلمان میں ایسی خصوصیت یا ایسا وصف ہو کہ جس سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انسان کی اصلی تصویر ایک آئینہ بھی پیش نہیں کرسکتا جتنا کہ اسکا اخلاق حسنہ، ایک مبلغ میں صبر واستقامت، دیانتداری، خوش اخلاق اور نیک سیرت کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ دعوت وتبلیغ کے لیے حکمت عملی سے آپ کی سیرت میں بہت سی مثالیں ہیں جو ہمارے لیے مشعل راہ ہیں جنہیں اپنا کر ہم اس فریضے کو بطریق احسن انجام دے سکتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ قرآن وسنت کی روشنی میں: 1۔ تبلیغ حکمت سے کرے یعنی ابتدائے بیان میں ایسی گفتگو کرے کہ مبلغ کا ذہن اسے بآسانی قبول کرلے۔ عجلت میں ہر وہ بات نہ بیان کرے جسے سامع کا ذہن قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہو اس سلسلہ میں ذہن کو آہستہ آہستہ تیار کرے۔ 2۔ واعظ کے قول وفعل میں تضاد نہ ہو فرمان الٰہی ہے:" لم تقولون ما لا تفعلون " 3۔ بحث ومباحثہ کا موقع اگر آجائے تو انتہائی عمدہ انداز سے بحث کرے فرمان الٰہی ہے:" ولا تجادلوا اھل الکتاب بالتی ھی احسن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون سے کہا:" اذھبا الی فرعون انه طغی فقولا له قولا لینا لعله یذکر او یخشی " 4۔ عوام الناس سے خوش اخلاقی، نرمی اور احسن انداز سے پیش آئے کیونکہ بداخلاق سخت دل اور تنگ ذہن شخص سے لوگ متنفر ہوکر اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " فبما رحمة من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنھم " 5۔ اعمال صالحہ اور خوش اخلاقی سے خود کو آراستہ کرتے ہوئے گناہوں سے اجتناب کرے" ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا "ھل وجدتمونی صادقا او کاذبا"

6۔ وعظ ونصیحت روزانہ نہ کرے حضرت وائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ کرتے تھے ایک شخص نے عرض کی " یا ابا عبدالرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم " اے ابوعبدالرحمٰن! میری آرزو ہے کہ آپ ہر روز ہمیں وعظ ونصیحت کیا کریں انہوں نے کہا کوئی چیز مجھے اس بات سے نہیں روکتی مگر یہ کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تم اکتا جاؤ۔ اسی طرح وقفہ کے ساتھ تمہیں نصیحت کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں وقفہ کے ساتھ نصیحت کرتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں [صحیح بخاری کتاب العلم باب من جعل لاھل العلم ایاما معلوما ج ١ ص ٣٩ رقم الحدیث: ٧٠]

7۔ حقائق کو نہ چھپائے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من سئل عن علم

یعلمه فکتمه الجمه الله بلجام من النار" جس شخص سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کو وہ جانتا ہو پھر وہ اسے چھپائے تو اللہ تعالیٰ اس کے (منہ میں) آگ کی لگام لگائے گا۔[ابوداود العلم باب کراهیة منع العلم ص ٦٥٨ و رقم الحدیث: ٣٦٥٨]

8۔دوسروں کے بزرگوں اور معبودان باطلہ کو برانہ کہے۔فرمان الٰہی ہے: "ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا الله عدوا بغیر علم" اور(اے ایمان والو) جن ہستیوں کو یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے علاوہ (مدد وغیرہ) کے لیے پکارتے ہیں ان کو برانہ کہا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ مخالفت اور لاعلمی میں اللہ تعالیٰ کو برا کہہ بیٹھیں۔

9۔بالجبر مسلم نہ بنائے" لا اکراه فی الدین " دین (اسلام کو منوانے) میں (کسی پر) جبر نہیں (کیا جائے)10۔مبلغین اتفاق واتحاد سے رہیں، اختلاف نہ کریں،رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔" تطاوعا ولا تختلفا" اتفاق رکھنا،اختلاف نہ کرنا۔[صحیح بخاری کتاب الجهاد باب مایکره من التنازع ج ٣ ص ١١٠٤ رقم الحدیث: ٢٨٧٣]

11۔لوگوں کو سختی اور تنگی میں نہ ڈالیں آسانی پیدا کریں خوشخبری سنائیں نفرت نہ دلائیں۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:" یسروا ولا تعسروا وابشروا ولا تنفروا" آسانی پیدا کرو،سختی میں (لوگوں کو) نہ ڈالو، خوشخبری سناؤ،نفرت نہ دلاؤ۔[صحیح بخاری کتاب العلم باب ماکان النبی ﷺ یتخولهم بالموعظه رقم الحدیث ج ١ ص ٣٩]

12۔تبلیغ کے دوران صبر واستقامت کا پہلو تھامے رکھے ہر قسم کی قربانی کے لیے ہر وقت تیار رہے دلخراش اور حوصلہ شکن باتیں سنے لیکن خاموش رہے اور اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا کرے فرمان الٰہی ہے: وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر "(جو لوگ ایمان لا کر اعمال صالحہ کرتے ہیں)اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت اور صبر کی تلقین کرتے ہیں(وہ نقصان میں نہیں ہوں گے۔[العصر:3]13۔تبلیغ کرے خواہ ایک ہی آیت کی تبلیغ کیوں نہ ہو۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:"بلغوا عنی ولو آیة " میری طرف سے پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو[صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل ج ٣ ص ١٢٥٧ رقم الحدیث: ٣٢٧٤]

14۔اگر کافر سختی کردیں تو اسے نظرانداز کرے۔حضرت ضمام بن ثعلبہ کو جب اسلام کی دعوت پہنچی تو انہوں نے مدینہ منورہ آکر رسول اللہ ﷺ سے کہا "میں آپ ﷺ سے چند سوال کروں گا اور سوال میں آپ پر سختی کا لہجہ اختیار کروں گا تو آپ اپنے دل میں مجھ پر ناراض نہ ہونا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"سل عما بدا لک" جو تمہارا دل کرے پوچھو(میں ناراض نہ ہوں گا)[صحیح بخاری کتاب العلم باب ما فی العلم ج ١ ص ٣٥ رقم الحدیث: ٦٣] 15۔حق بے باکی سے بیان کرے۔ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے ایسی حالت میں کہ آپ کا پاؤں رکاب میں تھا سوال کیا " ای الجهاد افضل "،افضل جہاد کونسا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا" کلمة حق عند سلطان جائر" ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا۔

[نسائی کتاب البیعة باب من تکلم بالحق عند الامام ج ٩ ص ٦ رقم الحدیث: ٤٢٠٩]

بقیہ جشن عید میلادالنبی ﷺ

بظاہر کسی کار خیر کا صدر اول میں نہ ہونا: 1۔یا تو اس لیے کہ اس کی شرعاً حاجت ہی نہ تھی 2۔یا کوئی امر مانع موجود تھا3۔یا نبی ﷺ کو اسکا علم نہ تھا۔ 4۔یا پھر آپ پر تکاسل یعنی سستی چھائی رہی 5۔یا پھر وہ مکروہ اور ناجائز تھا۔

پہلی دونوں وجہیں تو سرے سے موجود نہ تھیں کیونکہ تقرب الٰہی کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے۔رہ گیا مانع تو غلبہ اسلام کے بعد اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اسی طرح لاعلمی اور تکاسل دو ایسی کمزوریاں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ان کی نسبت کفر ہے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ اب اس فعل کے ترک کی وجہ صرف اس کا سیئہ اور ناجائز ہونا ہی ہوگا۔بریلوی مکتب کے علماء حضرات بھی یہ تلخ حقیقت تسلیم ہے کہ سلف صالحین یعنی صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے عہد میں پورے عالم اسلام میں کہیں بھی عید میلادالنبی ﷺ کا رواج نہ تھا حضرت ملا احمد رومیؒ کی اس بدعت کی تردید میں اصولی بحث کے مطابق عیدین کی طرح اس کی ضرورت بھی تھی،مانع یعنی کوئی رکاوٹ بھی نہ تھی رسول اللہ ﷺ کو علم بھی تھا اور تکاسل بھی تھا۔عہد رسالت،عہد صحابہؓ اور تابعینؒ میں اس عید میلاد کا ثابت نہ ہونا محض اس لیے ہے کہ یہ نہ صرف شرعاً مطلوب ہی نہ تھی بلکہ مکروہ اور سیئہ یعنی بدعت تھی۔امید ہے کہ ہماری یہ ادھوری سی تحریر آپ کی تسلی کے لیے کافی ہوگی۔اگر اس کے باوجود گوشہ تشنہ تکمیل ہو تو ہم پھر بھی حاضر ہیں اور طویل سمع خراشی پر معذرت کناں ہیں۔

آخر میں اعماق قلب سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب وسنت سے والہانہ محبت اور ان دونوں کی غیر مشروط پیروی کرنے اور ہر طرح کی بدعت سے دامن کشاں کشاں رہنے کی توفیق ارزائی فرمائے اور ہماری اس حقیر کاوش کو بلندی درجات حسنات کا ذریعہ بنائے۔(آمین ثم آمین)

هذا آخر ماردنا ایراده فی جواب الاسئلة السبعة المذکورة بتوفیق الله رب العالمین . اللهم اغفر لمؤلفة ولوالدیه ولاکوانه وللمؤمنین. آمین

خادم الحدیث واهله

محمد عبیداللہ خاں عفیف

☆..........☆..........☆

فل باڈی اسکیننگ ملی غیرت کا امتحانی ٹیسٹ

عطا محمد جنجوعہ

اسلام عفت وحیا کا دین ہے جس نے مرد وعورت کو جسم ڈھانپنے کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ منکوحہ میاں بیوی کو تعلیم دی ہے کہ وہ صحبت کے وقت بالکل جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں، کیونکہ اس طرح اولاد بے حیاء ہوتی ہے، مزید برآں تاکید کرتا ہے کہ میاں اپنی بیوی کی شرمگاہ کو نہ دیکھے، چنانچہ شرم وحیا کے پیکر صحابہ اکرم رضوان اللہ علیہم اجمعین اسلامی تعلیم پر عمل کرتے رہے اگر کوئی غیر مسلم بے حیائی کے فروغ پر اتر آتا تو ان کی ملی غیرت جوش میں آجاتی۔

جب مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ایک مسلمان عورت بنوقینقاع کے بازار میں آئی تو ایک یہودی نے شرارت کے طور پر اسے برہنہ کرنے کی کوشش کی تو ایک غیرت مند مسلمان یہ دیکھ کر بے تاب ہوگیا اس نے یہودی کا سر قلم کر دیا۔ اس پر بازار کے تمام یہودی اس پر حملہ آور ہوئے اور اسے شہید کر دیا۔ جب یہودی مصالحت پر آمادہ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ دن کے بعد یہودی سرنگوں ہوئے، تو ان کو شام کے علاقہ میں جلاوطن کر دیا گیا۔ یہ اس دور کا واقعہ ہے جب مسلمانوں کی تعداد چند سو تھی۔

آج امریکی فضائی اڈوں پر ایسی سکینز مشین نصب کر دی گئی ہیں جو کپڑا پہننے کے باوجود مسافروں کی کپڑوں سے بے نیاز تصویر بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق خواتین وحضرات کو ان کی مرضی کے بغیر اور ان کی سفری مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی شرمگاہوں تک کی تصویر کشی کی جاتی ہے۔ ایئرپورٹ کی چیک پوسٹ سے گزرتی ہوئی سواری کو یہ مشین عریاں حالت میں چلتا دکھاتی ہے۔ جن ممالک کے باشندوں کو ان مشینوں کے ذریعے پرکھا جا رہا ہے ان میں سعودی عرب، پاکستان، ایران سمیت 13 مسلم ممالک شامل ہیں۔

یہودیوں کے بھرے بازار میں ایک مسلمان اپنی دینی بہن کی توہین برداشت نہ کر سکا، بہترین اسلامی ریاستوں کی لاکھوں کی تعداد میں فوج ہے، اسلحہ کے بے پناہ ذخائر موجود ہیں، پاکستان ایٹمی پاور کا مالک ہے لیکن کسی مسلم حکمران کی رگ حمیت نہیں پھڑکی۔ حتیٰ کہ معذرت خواہانہ انداز میں بیان نہیں دیا کہ اگر حفاظت کے لیے تلاشی ناگزیر ہو تو اسکینز عورتوں کی چھان بین کے لیے عورتوں کو ہی مقرر کیا جائے۔ سیاسی جماعتوں نے اس کو ایشو بنا کر احتجاجی مظاہرہ نہیں کیا کہ وہ کہیں لبرل ووٹوں سے محروم نہ ہو جائیں اور امریکہ ان کی جماعت کو بنیاد پرستوں کی لسٹ میں شامل نہ کر لے۔ اگرچہ امریکہ اور یورپ میں عیسائیوں کی اکثریت آباد ہے لیکن امور حکومت پر یہودیوں کا کنٹرول ہے یہ ایسی بدبخت قوم ہے جو مذموم مقاصد کے حصول کے لیے اپنی خوبرو عورتوں کو بے حیائی کے فروغ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے اہل نصاریٰ کو اپنے رنگ میں ڈھال لیا ہے۔ پانچ ہزار سے زائد افراد نے سڈنی کے اوپرا ہاؤس کے باہر برہنہ ہو کر امریکی مصور سے تصویر بنوائی۔ موقع پر تمام لوگوں کی نظریں ہاؤس کے بڑے بڑے گنبدوں سے ہٹ کر اس کی سیڑھیوں پر مرکوز ہو گئیں جہاں پانچ ہزار برہنہ موجود تھے۔

[جنگ لاہور 10-03-03]

صیہونی تنظیم کی کوشش بسیار کے باوجود مسلم عورتوں نے عفت وحیا سے رشتہ پیوست رکھا۔ ”برطانیہ سے پاکستان آنے والی دو مسلمان خواتین نے فل باڈی سکینز سے گزرنے سے انکار کر دیا، جس پر ایئرپورٹ حکام نے انہیں پی آئی اے کی پرواز میں سوار ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ عملے نے انہیں بتایا کہ اگر وہ اپنے فیصلے پر قائم ہیں تو انہیں طیارے میں سوار ہونے کی اجازت نہیں ملے گی جس پر دونوں خواتین نے ٹکٹ کے 400 یورو کی پروا کیے بغیر اپنا فیصلہ برقرار رکھا، وہ طیارے میں سوار ہونے کی بجائے اپنے سامان کے ساتھ واپس چلی گئیں۔

[روزنامہ جنگ لاہور 10-03-04]

امریکہ میں مقیم یہودیوں نے حفاظت کی آڑ میں سکینز مشین سے گزرنے کا قانون لاگو کر دیا۔

محترم سلیم منصور خالد مغربی رپورٹ کے حوالے سے خدشہ ظاہر کرتے ہیں: ”جینی میسریو اور مائک اہلرز کی رپورٹ کے مطابق سفری حفاظتی انتظامیہ (TSA) لوگوں کو جتنا چاہے دھوکہ دے لے، لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ انسانی شرف اور احترام کی تذلیل کا یہ پورا بندوبست ہے

[بقیہ صفحہ: 16]

مدارس کے اساتذہ وطلباء کے لیے چند ہدایات

حافظ عثمان فاروقی ......(مدرس دار العلوم ضیاء السنہ رلجہ جنگ)

نبی کریم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے استدعا کی کہ مجھے چادر اوڑھاؤ چنانچہ چادر تان کر سو رہے دوسری وحی نازل ہوئی:

اے چادر اوڑھنے والے چادر اتار پھینک اب آپ کے کندھوں پر ایسا بوجھ ڈالا جا چکا ہے کہ چادر تان لینے سے اس کا حق ادا نہیں ہو سکے گا اپنے رب کی کبریائی کا نعرہ لگاتے ہوئے میدان علم وعمل میں کود جایئے۔

لہٰذا قرآن وسنت کے سنہری اوراق اس پر دلالت کناں ہیں کہ آپ ﷺ ایسے اٹھے کہ نہ دن دیکھا نہ رات، صحرا دیکھا نہ جنگل، وقت کی تلخیاں آپ کی راہ میں رکاوٹ بن سکیں نہ ہی معاشرے کے سنگین حالات آپ کے رواں سفر کا پہیہ جام کر سکے۔ آخر آپ نے جہالت کے اندھیرے پر علم کا ایسا نقارہ بجایا کہ وقت کے سب سائے چھٹتے چلے گئے اور صدیوں سے بند پڑے علم کے کواڑ کھلتے چلے گئے نتیجتاً دو بڑی یونیورسٹیاں ایک بعد ایک عمل میں آئیں، پہلی دار ارقم مکہ مکرمہ میں اور دوسری صفہ یونیورسٹی مدینہ میں جہاں رسول اللہ ﷺ استاد تھے اور صحابہ شاگرد اور ان یونیورسٹیوں سے عبداللہ بن عباسؓ جیسے مفسر فارغ ہوئے تو ابن مسعودؓ جیسے فقیہ بھی ان کے ہمراہ تھے، عبداللہ بن عمرؓ جیسے شیدائیان سنت نے ڈگری حاصل کی تو ابو ہریرہؓ جیسے لائق اور محنتی طالب علم ان کے ہمعنان تھے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" کے نزول کے بعد آپ نے تکمیل دین کانفرنس منعقد کی اور کچھ عرصہ کے بعد آخرت کو سدھار گئے۔

خیر القرون کا دور بھی گزرتا چلا گیا سر در زمانہ کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کے مدارس اور اہل مدارس ہمارے سامنے ہیں سوئے قسمت کہ ایک دو مہینوں کے اندر اندر علم کے ایسے باب بند ہوئے کہ صدیوں ان کی جگہ پر نہ کی جا سکے۔ پروفیسر عبدالجبار شاکر جیسی نادر روزگار ہستی کی جدائی کے آنسو خشک نہ ہو پائے تھے کہ دیگر علماء عظام یکے بعد دیگرے داغ مفارقت دیتے چلے گئے۔ چنانچہ مدارس اولیٰ اور موجودہ مدارس کا تقابل کرتے ہوئے جو چیز میری ان مادیات پر ناروا حملے کر رہی ہے وہ اہل مدارس کی بے بسی اور غیر ذمہ داری ہے۔

طالبان قرآن وسنت کی جہاں تشنگی نہیں ہو پا رہی وہیں پردہ حالات کے آئینہ کاربن کر رہ گئے اور زمانہ سلف کے دور کے مقابلے میں موجودہ دور کا نتیجہ عشر عشیر بھی نہیں ہے چنانچہ اس زبوں حالی کو شکست فاش دینے، بلاد وامصار میں سلف کے منہج کا پرچار کرنے اور روح زمین پر عبقری اور یگانہ روزگار علماء پیدا کرنے کے لیے چند تجاویز پیش خدمت ہیں۔

<u>اساتذہ کرام کے لیے:</u>

☆......ایک استاد کے لیے جہاں علم وعمل کا مرقع ہونا ضروری ہے وہیں پر اپنے طالب علم کے روشن مستقبل کی ضمانت ہونا بھی ضروری ہے۔

☆......استاد کے لیے ضروری ہے کہ معاملہ تدریس کو فقط معاشی نقطہ نظر سے نہ دیکھے بلکہ خود کو انبیاء کا وارث، محدثین کا ترجمان اور سلف صالحین کا نمائندہ سمجھتے ہوئے اپنی سعی کو بروئے کار لاتے ہوئے دین کے پھیلاؤ کا ایک نمونہ بن کر ابھرے

☆......گھریلو معاملات مدرسے کی حدود سے باہر ہی رکھنے چاہئیں

☆......ہر طالب علم کی حدود واربعہ پر گہری نظر رکھی جائے۔

☆......طلبہ کے کردار کو سنوارنے ان میں تقویٰ پیدا کرنے نیز دیگر معاملات سے آگاہ کرنے کے لیے ان کو خصوصی درس دیں۔

☆......ان میں ذوق علم پیدا کرنے کے لیے محدثین وائمہ سلف مثلاً امام بخاری وشافعی، حافظ ابن حجر، امام ابن تیمیہ جیسے جلیل القدر مستودہ صفات کے حاملین لوگوں کی سیرت اور علمی خدمات سے آگاہ کر کے ان کے جذبہ علمی کو برانگیختہ کیا جائے۔

☆......ان کے ذہن کے اندر یہ چیز ڈالی جائے کہ اصل دین ہے باقی علوم و فنون اگرچہ موجودہ دور کی ضروریات ہیں لیکن دین پر ان کو ترجیح حاصل نہ ہے، البتہ دین کی برکات سے ان پر دسترس اور عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆......طلباء کے مابین مقابلے کرائے جائیں تا کہ ہر طالب کی صلاحیت

واضح ہو جائے۔ ☆...... ہر طالب علم کو وقت کا پابند بنایا جائے نیز اسے اضافی وقت فراہم کیا جائے۔

تاکہ دیگر مصروفیات اس کے وسیع ذہن میں جگہ نہ پکڑ سکیں۔

☆...... سب سے اہم چیز نصاب ہے جسے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے کتاب وسنت سے وابستہ اشخاص جانتے ہیں کہ جو مدارس دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہے ہیں ان کا نصاب نہایت جامع اور عمدہ ہے۔

تلک عشرة كاملة.

<u>طلبہ کے لیے:</u>

☆...... اخلاص، تقوی اور نیک نیتی ایک ایسی کڑی ہے جس کے بغیر علم سے روشناس ہونا ناممکن ہے۔

☆...... اساتذہ و دیگر منتظمین کے بارے میں اپنے ذہن کو صاف رکھنا چاہیے کیونکہ یہ خودفریبی ہے اور شیطان کا جال ہے۔

☆...... ذوق مطالعہ کتب سے دلچسپی وواقفیت نیز مستقبل کی پلاننگ طے کرتے ہوئے بقدر استطاعت کتابیں خریدتے رہنا۔

☆...... اساتذہ سے محبت بالخصوص کبار اساتذہ وشیوخ سے وابستگی ان کے علمی تجربہ سے حصول علم میں پختگی اور ہر ہر موڑ میں ان سے رہنمائی ضروری ہے۔

☆...... حالات حاضرہ سے باخبر رہے اور زندگی کے پیش آمدہ مسائل پر واقفیت رکھنے کے لیے اخبارات و دیگر جماعتی جرائد کا بغور مطالعہ۔

☆...... سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق خود بر للہیت اور قرآن کا رنگ چڑھانا ہے جس کے نتیجے میں ایسے معلوم ہو کہ یہ طالب علم خود ایک چلتی ہوئی کتاب ہے۔

آخر میں طلباء اور اساتذہ کی خدمت میں ایک نسخہ حاضر ہے، جسے حافظ ابن حجرؒ نے "هدى السارى فى مقدمة فتح البارى" میں نقل کیا ہے: امام بخاری کے وراق نے امام بخاریؒ سے پوچھا: کیا قوت حافظہ بڑھانے کے لیے کوئی دوا ہے، امام بخاری نے لاعلمی کا اظہار کیا اور تھوڑی دیر توقف اختیار کرنے کے بعد فرمایا: ہاں ایک دوا ہے جس سے بڑھ کر کوئی دوا کارگر نہیں: نهمة الرجل ومداومة النظر. اساتذہ سے دلچسپی اور سبق کو بار بار پڑھنا۔

ضرورت رشتہ

ایک خوبصورت وتعلیم یافتہ، ذاتی کاروبار کرنے والے 25 سالہ نوجوان کیلئے مغل فیملی سے ایک خوب سیرت گھریلو کاموں میں مہارت رکھنے والی دوشیزہ کا رشتہ درکار ہے۔[حافظ یونس مغل: 0300-4335470]

بقیہ: فل باڈی سکینگ، ملی غیرت کا امتحانی ٹیسٹ

خود ٹی ایس اے کی دستاویزات سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان اسکینر مشینوں میں یہ بھرپور صلاحیت ہے کہ وہ مسافروں کی (عریاں) تصویریں بنا کر محفوظ رکھیں، اور دوسری جگہ منتقل کریں جو زیب تن کپڑوں کے نیچے کی عکس بندی کر لیتی ہے، کمپیوٹر سیکٹروں یا دوسرے کارکنوں کے ہاتھوں ان تصویروں کے غلط طور پر استعمال ہوگا ہر آن خدشہ موجود رہے گا۔

[11 جنوری 2010ء، بحوالہ ماہنامہ ترجمان القرآن فروری 2010ء]

جب اہل مغرب اپنی قوم کی بیٹیوں کے بلیو پرنٹ عالمی مارکیٹوں میں کھلے عام نہایت سستے داموں مہیا کرتے ہیں ان سے آپ کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ مسلم عورتوں کے عریاں عکس تلف کر دیں گے، ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ کسی مناسب موقع کی نزاکت دیکھ کر ان کو مارکیٹ میں منظر عام پر لائیں گے۔ مسلمانوں کی ملی غیرت کا امتحانی ٹیسٹ ہے آیا وہ ذلت آمیز قانون کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کرتے ہیں یا نظریہ ضرورت کے تحت قبول کر لیتے ہیں؟

امریکہ میں نائن الیون کا حادثہ یہودی پلان تھا جس کی آڑ میں افغانستان اور عراق کو ملیامیٹ کر دیا گیا اسی طرح نائیجریا کے مسلمان باشندوں کو آتش گرمادہ سمیت ہوائی اڈہ سے گرفتار کرنے کا واقعہ ہوا ہے تاکہ اس کی آڑ میں اسکینگ مشین لگانے کا جواز پیدا ہو سکے۔ چنانچہ مسلم ممالک کو اقوام متحدہ میں اپیل کرنا چاہیے اگر انسداد نہ ہو تو یو این او کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔

او آئی سی کا نمائندہ اجلاس بلا کر امریکہ پر بھرپور دباؤ ڈالنا چاہیے اگر اس نے اسکینگ کیا تو وہ مغربی بینکوں سے نکلوا کر معاشی بحران سے دوچار کر دیں گے۔ وہ مسلمان علماء جو بین المذاہب کانفرنسوں میں شرکت کرتے ہیں ان کا فرض منصبی ہے کہ وہ اس مسئلہ کو عالمی کانفرنس میں پیش کریں، مزید برآں الہامی مذاہب میں عورتوں کو بے آبرو کرنے کی سخت ممانعت ہے پادریوں سے توثیق کرا کر عیسائی قوم کو ہمنوا بنایا جائے اور امریکہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ انسان کو جانور بنانے کی صیہونی پالیسی سے اجتناب کرے۔ کالم نگار وصاحبان اس کے مضر اثرات کو عالمی جرائد میں مدلل انداز میں بے نقاب کریں۔ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ مؤثر انداز میں "نهى عن المنكر" کا فریضہ سرانجام دیں اور باڈی سکینگ کے قانون کو منسوخ کرا کر دم لیں۔

☆......☆......☆

ہماری نمازوں کا حال

انتخاب: نوید احمد بھٹی

اب آپ انصاف سے کہیے کہ مسلمان آج کل نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟ جھٹ وضو کیا، اللہ اکبر کہنا، ثناء، الحمد اللہ اور سورۃ اخلاص کو کتر کتر کر پڑھا اور رکوع میں پہنچے ابھی پیٹھ نہ سیدھی ہونے پائی تھی کہ مضطرب تسبیحات نے غیر مطمئن رکوع سے خلاصی پائی۔ سر اٹھاتے ہی سجدے میں گئے (اور قومے کا پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے حالانکہ اس کے بغیر نبی ﷺ نے نماز کو باطل قرار دیا) بے قرار سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے کے بارگراں سے نجات پائی، اور کھڑے ہوگئے۔ (اور جلسے کا نام ونشان نہیں، جس کے فقدان سے نماز منتفی ہو جاتی ہے) آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ تقریباً سب مسلمانوں کی نماز عام طور پر بے چین، رکوع وسجود غیر مطمئن اور قومہ جلسہ مضطرب یا بے نشان ہوتے ہیں۔ عوام تو درکنار ائمہ مساجد کی نماز جماعت میں قومہ وجلسہ مفقود اور رکوع وسجود بے حضور ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی مسنون نماز کا حسن مسلمانوں نے بگاڑ کر رکھ دیا ہے، نماز تراویح کی دوڑ میں مقتدی امام کا پیچھا کرنے سے عاجز آجاتے ہیں۔ امام جب قیام سے رکوع میں پہنچتا ہے تو پھر مقتدیوں کے رکوع میں پہنچنے پر وہ قومے سے گزر جاتا ہے اور مقتدی جب سجدے میں آتے ہیں تو امام جلسے کی حدود پھلانگ چکا ہوتا ہے اور جب مقتدی سجدے سے سر اٹھاتا ہے تو امام دوسرے سجدے کے بارے میں سبکدوش ہو چکا ہوتا ہے افسوس! کہ یہ وہ دلخراش منظر ہے کہ علامہ اقبال مرحوم کا یہ شعر بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر

نماز کا چور:

وعن ابی قتادہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اسوء الناس سرقة الذی یسرق من صلوته قالوا یارسول اللہ ﷺ وکیف یسرق من صلوته قال لایتم رکوعها ولا سجودها۔ [صحیح احمد]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوری کے اعتبار سے بہت برا چور لوگوں میں وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ اور وہ کیونکر چوری کرتا ہے اپنی نماز میں؟ فرمایا: جو نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اسکا، رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق نماز کا چور، تمام چوروں سے بدتر ہے اور کیا ہماری نمازوں کے سجدے اور نا تمام رکوع نماز کی چوری نہیں ہے؟

کوے کی ٹھونگیں:

عن عبدالرحمن بن شبل قال نهی رسول اللہ ﷺ عن نقرة الغراب. عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سجدے میں) کوے کی (طرح) ٹھونگیں مارنے سے منع کیا۔ جو لوگ سجدے سے سر جلدی اٹھا لیتے ہیں اور اٹھاتے ہی فوراً بغیر اطمینان سے بیٹھے پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں وہ کوے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں۔ کیونکہ کوا دانہ اٹھاتے وقت زمین پر جلدی سے چونچ مار کر دانہ اٹھاتا ہے اور پھر جلدی ہی سے دوسرے دانہ کیلیے چونچ مارتا ہے۔ [ابوداود]

منافق کی نماز:

وعن انس قال قال رسول اللہ ﷺ تلک صلوة المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیها الا قلیلا۔ [مسلم]

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ نماز (عصر کی جو آخیر وقت پڑھی جائے) منافق کی نماز ہے۔ کہ (منافق) بیٹھا رہتا ہے، انتظار کرتا ہے آفتاب کا۔ یہاں تک کہ جب ہو جاتا ہے (آفتاب) زرد اور ہو جاتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے (غروب ہونے کے قریب ہو جاتا ہے) تو کھڑا ہوتا ہے (نماز کے لیے) پھر چار ٹھونگیں مارتا ہے (جانوروں کے دانہ چگنے کی طرح جلدی جلدی کرتا ہے سجدے) اور یاد کرتا اس میں اللہ کو مگر تھوڑا" رسول اللہ ﷺ نے ایسی نماز کو منافق کی نماز قرار دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز (کی جماعت) کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بروقت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

[ماخوذ: صلوۃ الرسول ﷺ، مولانا صادق سیالکوٹیؒ]

☆ ☆ ☆

جماعتی خبریں

محبوب ذوالجلال کانفرنس

محبوب ذوالجلال ﷺ کی ولادت کیوں ہوئی؟ کے فکری موضوع پر بہت دلچسپ، ایمان افروز، یادگار اکٹھ مرکز اصلاح امت جامعہ تعلیم الاسلام بنات المسلمین فاروق آباد میں مولانا حافظ محمد رفیق طاہر ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث پاکستان کی قیادت میں ہوا جس میں 100 کے لگ بھگ علمائے کرام اور کم وبیش 2200 موحدین، محبان رسول ﷺ تشریف لائے، انکی محبت پیار کی ضیافت کے ساتھ ساتھ مولانا عبدالستار حقانی مولانا فاروق تبسم، مولانا سمیع اللہ ساجد، مولانا عبدالرحیم شارجہ آف لاہور، مولانا حافظ عابد سلیمان روپڑی، مولانا محمد رمضان ڈوگر، مولانا بلال تبسم اور مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی کے بہت علمی، فکری، دلنشین، عمدہ ترین خطابات ہوئے۔

صبح 9 بجے سے ایک بجے تک ایسا نورانی سماں بندھا رہا کہ ایک ایک لمحہ بہت یادگار بے مثال تھا ظہر کی نماز کی ادائیگی کے بعد مختصر حمد ونعت کے ساتھ ہی قاری صہیب احمد میر محمدی کا تاریخی خطاب ہوا۔ جس میں قرآن پاک کی تلاوت اس انداز میں فرماتے کہ جیسے انوارات الٰہی کی بارش برس رہی ہے۔ لوگوں کی دلچسپی دیدنی تھی ان کے بعد عبداللہ ناصر رحمانی آف کراچی کا بہت علمی، فکری، تربیتی، اور انقلابی خطاب ہوا عصر کی نماز کی ادائیگی کے ساتھ ہی یہ اجتماع برخواست ہوگیا۔ مگر کچھ اشخاص کا کہنا تھا کہ یہ آج کا اجتماع بیسیوں جلسوں سے زیادہ فائدہ مند ہوا ہے۔

قابل ذکر شخصیات جنہوں نے اسٹیج کو رونق بخشی، مولانا عبدالعلیم کیانی، الشیخ شکیل الرحمان ناصر، پرفیسر امان اللہ بھٹی، مولانا ہارون سلفی، مولانا ابراہیم خادم، مولانا سلیمان اثری، حافظ عزیز الرحمٰن اسدی، مولانا عطاء اللہ سلفی، مولانا عبدالباسط مغل، مولانا یوسف رحمانی، ممتاز سیاسی وسماجی رہنما رانا وحید احمد خاں، مولانا جلال الدین، مولانا عنایت اللہ فوجی، حافظ رانا مشتاق شیخوپوری، حافظ عتیق الرحمٰن بھٹی اور ان کے علاوہ دیگر جماعتی شخصیات تشریف فرما تھیں۔ علماء نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ اصلاح امت کے لیے اپنی توانائیاں صرف کرتے رہیں گے اور اس عظیم مشن کو رہتی زندگی تک جاری رکھیں گے۔ ان شاء اللہ ربنا تقبل منا وسلم علی محمد المصطفیٰ ﷺ [صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق ترجمان مرکز اصلاح امت جامعہ تعلیم الاسلام بنات المسلمین فاروق آباد شیخوپوری]

مرحومین کے لیے دعائے مغفرت

1۔ جماعت اہلحدیث کے محقق عالم دین، نوجوان خطیب مولانا اسماعیل الخطیب پچھلے دنوں چند ماہ علیل رہ کر فروری 2010ء کو قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو دین اور علماء سے والہانہ عقیدت ومحبت تھی بالخصوص مولانا یوسف حفظہ اللہ سے قلبی اور ارادتمندانہ تعلق تھا مرحوم کی گفتگو نہایت جامع اور فکر انگیز ہوتی تھی ان کی نماز جنازہ میں راجووال سے مولانا یوسف اور ان کے بیٹے پروفیسر عبدالرحمٰن محسن نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرما کر سئیات سے درگزر فرمائے۔ آمین 2۔ جماعت اہلحدیث کے بزرگ عالم دین زہد وورع کی ایک مثال حافظ محمد ادریس کچہ پکہ ضلع قصور مارچ 2010ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ساری زندگی ایک مسجد کچہ پکہ والی میں بسر کردی، مرحوم کا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ اور مولانا یوسف حفظہ اللہ سے قلبی لگاؤ تھا چند دن وفات سے قبل راجووال میں مولانا یوسف صاحب کی محض ملاقات کے لیے حاضر ہوئے یہ صرف الحب للہ کی مثال تھی اللہ تعالیٰ ان کی حسنات قبول فرما کر سئیات سے صرف نظر فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ قارئین سے بھی مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی استدعا ہے۔

حافظ محمد جاوید روپڑی کو صدمہ

حافظ عبداللہ محدث روپڑی کے بڑے بیٹے پروفیسر مسعود احمد روپڑی کی اہلیہ اور حافظ محمد جاوید روپڑی کی بھابی اور حافظ محمد صالح کی ہمشیرہ جو کہ عرصہ سے علیل تھیں۔ مورخہ 17 مارچ 2010ء بروز بدھ کو انتقال فرما گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ بروز جمعرات 18 مارچ 2010ء کو جامع مسجد رحمانیہ جے بلاک، ماڈل ٹاؤن میں شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کی امامت میں ادا کی گئی۔ مرحومہ کو گارڈن ٹاؤن کے قبرستان میں محدث روپڑیؒ کے پہلو میں سپرد خاک کردیا گیا۔ مرحومہ نے سوگواران میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ قارئین تنظیم سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کریں۔

[ادارہ تنظیم اہلحدیث لاہور]

☆......☆......☆

جامع اسلامیہ پاکپتن

جامع اسلامیہ محلہ سید جلال پاکپتن میں طالبات کی تکمیل بخاری شریف کے موقع پر مورخہ 4/2010ء کو بعد نماز ظہر قاری شوکت حیات کے زیر صدارت کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ درس بخاری مولانا حافظ مسعود عالم ارشاد فرمائیں گے،مولانا منظور احمد،عبدالرزاق ساجد خطابات ارشاد فرمائیں گے۔[حافظ محمد اسلم شاہدری]

دعائے مغفرت

راقم الحروف کی خوش دامن مولانا علی محمد مرحوم 447 گ۔ب سمندری کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں. انا للہ وانا الیہ راجعون. مرحومہ نہایت سادہ مزاج،صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں،قارئین مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعاء فرمائیں اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔آمین[شریک غم:قاری حبیب الرحمان(آغا)]

دارالحدیث الجامعۃ الکمالیہ میں خطاب جمعۃ المبارک

2010ء کے جامعۃ الکمالیہ میں جمعۃ المبارک کے درج ذیل خطبات:2۔اپریل کا جمعہ مفتی مولانا محمد یوسف قصوری 16۔کا جمعہ حافظ حسن محمود کیرپوری،30 اپریل کا جمعہ مولانا عطاء اللہ حنیف، 7۔مئی کا جمعہ علامہ زبیر احمد ظہیر،ارشاد فرمائیں گے۔ان شاء اللہ۔دارالحدیث راجووال میں مستقل خطابت کے فرائض پروفیسر عبدالرحمٰن محسن پی ایچ ڈی،سکالر پنجاب یونیورسٹی انجام دے رہے ہیں۔[الداعی الی الخیر:محمد رفیق زاہد،مدیر التعلیم دارالحدیث راجووال 0322-5473235]

دعائے صحت

حاجی محمد امین 40جی ڈی رائے پور والے علیل ہیں اور شیخ زاید ہسپتال میں داخل ہیں،مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی،شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی نے ہسپتال میں جاکر ان کی عیادت کی اور ان کی جلد از جلد صحت یابی کے لیے دعا کی۔قارئین سے استدعا ہے کہ وہ حاجی صاحب کے لیے خصوصی دعائے صحت کریں تاکہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ وعاجلہ نصیب فرمائے۔آمین [ادارہ]

ابوھریرہ شریعہ کالج میں داخلہ لیجیے

حضرات اس سچائی سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ملک میں یہ واحد ادارہ ہے جس میں 1997ء سے درس نظامی کے ساتھ لازمی (Compulsary) ایف۔اے،بی۔اے کروایا جاتا ہے

داخلہ 10۔اپریل تا30اپریل

میرٹ میٹرک۔ایف اے۔تاہم میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء داخلہ لے سکتے ہیں البتہ فیل ہونے کی صورت میں طالب علم کو فارغ کردیا جائے گا۔

سہولیات تعلیم،رہائش،کھانا معیاری اور فری تاہم درس نظامی اور کالج کی کتب طالب علم کے ذمہ ہونے کے ساتھ اسے اپنی مالی استعداد کے مطابق کچھ ماہانہ زرتعاون جمع کروانا ہوگا۔تاکہ مفت خوری سے اجتناب اور طلباء میں خودداری پیدا ہوسکے۔

نصاب شریعہ کالج

سال اول: ترجمۃ القرآن،سورۃ الفاتحۃ تا الاعراف،مشکوٰۃ اول،علم النحو علم الصرف،ابواب الصرف،دروس اللغۃ العربیۃ(دو حصے)تجوید القرآن،فرسٹ ایئر۔

سال دوم: ترجمۃ القرآن سورۃ الاعراف تا النمل،مشکوٰۃ ثانی،نحو میر شرح مائۃ عامل،کتاب الصرف،اطیب المنح،معلم الانشاء(دو حصے)تجوید القرآن سیکنڈ ایئر نصاب

سال سوم: ترجمۃ القرآن،مسلم شریف،ترمذی شریف،ہدایۃ النحو،علم الصیغہ،السراجی،شرح نخبۃ الفکر،تجوید القرآن،تھرڈ ایئر نصاب۔

سال چہارم: بخاری شریف،ہدایہ،الوجیز،شرح ابن عقیل،الفوز الکبیر،فورتھ ایئر نصاب بمطابق پنجاب یونیورسٹی۔

شریعہ کالج کے امتیازات

۞ کمبائن نصاب تعلیم کا بانی ۞ تفسیر فہم القرآن اور دیگر کتب کا ناشر ۞ تحریک دعوت توحید کا محرک

میاں محمد جمیل پرنسپل ابوہریرہ شریعہ کالج 37 کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔فون:042-35417233/0333-4566379/0300-8108526

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون ہیڈ کوارٹر (042) 5854010
فون مرکز اعلیٰ 6581025 (042) تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور کے زیر اہتمام

زیر صدارت: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی

زیر نگرانی: مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی

عظیم الشان تبلیغی و اصلاحی پروگرام ضلع اوکاڑہ میں

منتظم: عبداللہ نثار، محمد ساجد محمدی

تمام پروگرام بعد نماز عشاء ہوں گے۔ ان شاء اللہ

- 6 اپریل بروز منگل — جامع مسجد اہلحدیث — محمد راشد — عمر فاروق، محمد بشارت صدیقی
- 3 اپریل بروز ہفتہ — جامع مسجد اہلحدیث کلیکاں — حاجی شفیع محمد، خوشی محمد — عبدالغفار حسن، عمران
- 3 اپریل بروز ہفتہ — جامع مسجد اہلحدیث کوکا والا — اللہ دتہ — مقصود ربانی، عبداللطیف، سکندر حیات
- 3 اپریل بروز ہفتہ — جامع مسجد اہلحدیث — رحمت اللہ — محمد شریف، محمد اکرم
- 3 اپریل بروز ہفتہ — جامع مسجد اہلحدیث — ثناء اللہ — محمد یٰسین، عبدالرؤف
- 3 اپریل بروز ہفتہ — جامع مسجد اہلحدیث — محمد زبیر، محمد راشد — طاہر اقبال، عمران ظہو
- 4 اپریل بروز اتوار — جامع مسجد اہلحدیث ڈوگرانے — محمد حنیف — طاہر اقبال، عمران ظہو
- 5 اپریل بروز اتوار — جامع مسجد اہلحدیث — حامد عاصم صاحب — طاہر اقبال، عمر فاروق
- 4 اپریل بروز اتوار — جامع مسجد اہلحدیث — محمد حیات، ضیب احمد — عبدالغفار حسن، عمران
- 4 اپریل بروز اتوار — جامع مسجد اہلحدیث مہمند — حافظ عبداللطیف
- 5 اپریل بروز سوموار — جامع مسجد اہلحدیث شاہ والی — بابا عبدالعزیز، عبداللطیف — عبدالغفار حسن، عمران
- 5 اپریل بروز سوموار — جامع مسجد اہلحدیث قطب پور — عبدالرؤف — محمد یٰسین، عبدالرؤف ربانی
- 5 اپریل بروز سوموار — جامع مسجد اہلحدیث — محمد رمضان، عطاء اللہ — محمد بشارت صدیقی، عمران ظہو، محمد وسیم
- 5 اپریل بروز سوموار — جامع مسجد اہلحدیث پیر حیات — مولانا احمد یار صاحب — مقصود ربانی، عبداللطیف
- 6 اپریل بروز منگل — جامع مسجد اہلحدیث بقاء پور — حافظ عبدالوہاب
- 7 اپریل بروز بدھ — جامع مسجد اہلحدیث — سلامت علی — حافظ عمر فاروق، محمد بشارت صدیقی
- 6 اپریل بروز منگل — جامع مسجد اہلحدیث — عبدالوحید — محمد یٰسین، مولانا عبدالرؤف ربانی
- 6 اپریل بروز منگل — جامع مسجد اہلحدیث — مولانا محمد انور صاحب — مولانا مقصود ربانی، حافظ سکندر حیات
- 6 اپریل بروز منگل — جامع مسجد اہلحدیث — حاجی نبی محمد، خوشی محمد — عبدالغفار حسن، محمد وسیم
- 6 اپریل بروز منگل — جامع مسجد اہلحدیث — مبشر حسن، محمد اسلم صدیق — حافظ عبدالوہاب

خوشخبری — تبلیغی پروگراموں کے رابطہ

جامعہ اہلحدیث لاہور

الداعی الی الخیر — شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

0345-4457046
0307-4317062

رابطہ نمبر
7656730